بانی: مجدد العصر شیخ الاسلام حافظ محمد عبداللہ محدث روپڑی
بیاد: سلطان المناظرین حافظ عبدالقادر روپڑی

ہفت روزہ تنظیم اہلحدیث لاہور

مدیر مسئول
حافظ محمد جاوید روپڑی
نگران اعلیٰ
حافظ عارف سلمان روپڑی

جلد 54 | جمعۃ المبارک 2 رمضان 1431ھ 13 تا 19 اگست 2010ء | شمارہ 32 | فون 7656730 فیکس 7659847

يا أيها الذين آمنوا كتب عليكم الصيام كما كتب على الذين من قبلكم لعلكم تتقون

"اے ایمان والو تم پر روزے فرض کیے گئے ہیں جیسا کہ تم سے پہلے لوگوں پر فرض کیے گئے، تاکہ تم پرہیزگار ہو۔"

کتنا خوش نصیب ہے وہ انسان جو روزہ رکھ کر اللہ تعالیٰ کی طرف سے رحمت اور بخشش حاصل کرتا ہے اور جہنم سے آزاد ہو جاتا ہے اور کتنا بدنصیب ہے وہ انسان جو روزہ تو رکھتا ہے مگر جھوٹ، غیبت وغیرہ حرام امور کا ارتکاب کر کے اپنا روزہ ضائع کر لیتا ہے۔

نظام الاوقات رمضان المبارک بابت سال ۱۴۳۱ھ بمطابق 2010ء

پہلا عشرہ

رمضان المبارک	دن	اگست	انتہائے سحر (گھنٹے)	انتہائے سحر (منٹ)	غروب آفتاب (گھنٹے)	غروب آفتاب (منٹ)
1	جمعرات	12	3	56	6	49
2	جمعۃ المبارک	13	3	57	6	48
3	ہفتہ	14	3	58	6	47
4	اتوار	15	3	58	6	47
5	پیر	16	3	59	6	46
6	منگل	17	4	00	6	45
7	بدھ	18	4	01	6	44
8	جمعرات	19	4	02	6	43
9	جمعۃ المبارک	20	4	03	6	42
10	ہفتہ	21	4	04	6	40

دوسرا عشرہ

رمضان المبارک	دن	اگست	انتہائے سحر (گھنٹے)	انتہائے سحر (منٹ)	غروب آفتاب (گھنٹے)	غروب آفتاب (منٹ)
11	اتوار	22	4	05	6	39
12	پیر	23	4	06	6	38
13	منگل	24	4	07	6	37
14	بدھ	25	4	08	6	36
15	جمعرات	26	4	09	6	35
16	جمعۃ المبارک	27	4	10	6	34
17	ہفتہ	28	4	10	6	32
18	اتوار	29	4	11	6	31
19	پیر	30	4	12	6	30
20	منگل	31	4	13	6	29

تیسرا عشرہ

رمضان المبارک	دن	ستمبر	انتہائے سحر (گھنٹے)	انتہائے سحر (منٹ)	غروب آفتاب (گھنٹے)	غروب آفتاب (منٹ)
21	بدھ	1	4	14	6	28
22	جمعرات	2	4	15	6	27
23	جمعۃ المبارک	3	4	15	6	26
24	ہفتہ	4	4	16	6	24
25	اتوار	5	4	17	6	23
26	پیر	6	4	18	6	22
27	منگل	7	4	18	6	20
28	بدھ	8	4	19	6	19
29	جمعرات	9	4	20	6	18
30	جمعۃ المبارک	10	4	21	6	16

نوٹ: روزہ رکھنے کے لیے کوئی مخصوص دعا حضور ﷺ سے ثابت نہیں ہے البتہ نیت کرنا ضروری ہے اور نیت کا تعلق زبان سے نہیں بلکہ دل سے ہے۔

روزہ افطار کرنے کی دعائیں: 1. اللهم لك صمت وعلى رزقك أفطرت. 2. ذهب الظمأ وابتلت العروق وثبت الأجر إن شاء الله

ابو عکاشہ عبداللطیف حلیم

روزے کو بے فائدہ نہ بنائیں

عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم: من لم یدع قول الزور والعمل بہ فلیس للہ حاجۃ فی ان یدع طعامہ وشرابہ۔ [صحیح بخاری کتاب الصوم باب من لم یدع قول الزور والعمل بہ فی الصوم، حدیث: 1903]

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا: جس نے جھوٹ بولنا اور اس پر عمل کرنا نہ چھوڑا، تو اللہ کو کوئی ضرورت نہیں کہ وہ اپنا کھانا پینا چھوڑ دے۔

معانی الحدیث: الکذب: جھوٹ والعمل بہ: جو چیزیں جھوٹ کا تقاضا کرتی ہیں یا جھوٹ کی طرح ہیں۔

حاجہ: اصل میں ضرورت کے معنی میں نہیں چونکہ اللہ تعالیٰ کسی چیز کا محتاج نہیں ہوتا، بلکہ یہ عدم قبولیت سے کنایہ ہے۔ اس سے مراد یہ ہے کہ جو شخص جھوٹ میں ملوث ہے اس کا روزہ رد کر دیا جائے گا اور جو اس سے محفوظ ہوگا اس کا روزہ محفوظ ہوگا۔

اس کے قریب اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے: لن ینال اللہ لحومھا ولا دماؤھا ولکن ینالہ التقوی منکم۔ اللہ تعالیٰ کو ہرگز (قربانیوں کے) گوشت اور ان کے خون نہیں پہنچتے لیکن اسے تو تقوی پہنچتا ہے۔

یہ حدیث یہ تقاضا کرتی ہے کہ جھوٹ وغیرہ کے مرتکب کو ثواب نہیں ملے گا، شریعت کا روزے سے مقصود نفس کو بھوک اور پیاس چھڑوانا نہیں بلکہ خواہشات کا ترک کروانا مقصود ہے کہ جس سے نفس مطمئنہ ہو جائے اگر یہ چیز حاصل نہیں ہوتی تو اللہ تعالیٰ ایسے روزہ کو قبولیت کی نظر سے نہیں دیکھتے اسی لیے (فلیس للہ حاجۃ) فرمایا ہے۔ [فتح الباری ۴/۱۲۷ ملخصاً]

الصوم: کے اصل معنی کسی کام سے رک جانا اور باز رہنا کے ہیں، خواہ اس کا تعلق کھانے پینے سے ہو یا چلنے پھرنے سے یا گفتگو کرنے سے۔ اصطلاح شریعت میں کسی مکلف کا روزے کی نیت کے ساتھ صبح صادق سے لے کر غروب آفتاب تک کھانے پینے، جماع کرنے اور عمداً قے کرنے سے رک جانے کا نام صوم ہے۔ [مفردات القرآن للاصفہانی ص ۲۹۰]

جب حالت روزہ میں کھانے پینے اور جماع کرنے (جو عام حالت میں حلال اور جائز ہیں) روک دیا گیا۔ تو جو شخص حالت روزہ میں ایسے امور کو بجا لاتا ہے جو سراسر حرام ہیں اس کے روزے کا کیا حال ہوگا؟

رسول کریم ﷺ نے فرمایا: الصیام جنۃ [صحیح بخاری، حدیث: ۱۸۹۴] جنۃ سے مراد کہ روزہ گناہوں کے خلاف ڈھال ہے۔

اس لیے رفث یعنی فحش کلام، جھل یعنی چیخ و پکار اور بے وقوفی پر مبنی کام نیز غیبت، حتی کہ ہر نافرمانی کو ترک کرنا چاہیے۔ ورنہ روزے کا ثواب ضائع ہونے کا خطرہ ہے۔

کیونکہ روزے کا مقصد "لعلکم تتقون" بتایا گیا ہے، اگر یہ چیز حاصل نہ ہوئی تو پھر روزے کا کیا مقصد ہے؟

اللہ تعالیٰ ہمیں مشروع اور گناہوں سے محفوظ روزہ رکھنے کی توفیق بخشے۔ آمین

هفت روزه
تنظیم اہلحدیث
لاہور

مدیر مسئول
حافظ محمد جاوید روپڑی

جلد 54 ☆ شمارہ 32
2 رمضان ☆ 1431ھ
13 اگست ☆ 2010ء
C.P.L - 104

فون: 7670968 / 7656730 فیکس: 7659847

مجلس ادارت

مدیر اعلیٰ: شیخ الحدیث حافظ عبدالغفار روپڑی
مدیر: پروفیسر میاں عبدالمجید
مدیر انتظامی: حافظ عبدالوہاب روپڑی
نائب مدیر انتظامی: مولانا محمد جابر حسین
معاون مدیر: مولانا عبداللطیف حلیم
مینجر: شہادت طور
0300-4583187
کمپوزنگ/ڈیزائننگ: وقار عظیم بھٹی
0301-4002662

فہرست

اداریہ 3
الاستفتاء 5
تفسیر سورۃ آل عمران 6
زکوٰۃ کی اہمیت...... 8
اہل توحید جماعتیں...... 12
مولانا محمد حنیف ندویؒ 13
کاتب وحی سیدنا امیر معاویہؓ 15

زر تعاون

فی پرچہ - 7 روپے
سالانہ - 300 روپے
بیرون ممالک 200 ریال (امریکی 50 ڈالر)

مقام اشاعت

ہفت روزہ "تنظیم اہلحدیث" رحمن گلی نمبر 5
چوک دالگراں لاہور 54000

اداریہ

حافظ عبدالغفار روپڑی

خطبہ ماہ رمضان فرمودہ سرور دو جہان

﴿عن سلمان الفارسی قال خطبنا رسول الله ﷺ فی اخریوم من شعبان فقال یایها الناس﴾ حضرت سلمان فارسیؓ فرماتے ہیں ماہ شعبان کی آخری تاریخ کو نبی ﷺ نے ہمارے سامنے یہ خطبہ ارشاد فرمایا کہ اے لوگو!

(قد اظلکم شهر عظیم شهر مبارک) "تم پر ایک باعظمت اور بابرکت مہینہ نے سایہ ڈالا ہے" (شهر فیه لیلة خیر من الف شهر) "اس میں ایک ایسی رات ہے جو ہزار مہینوں سے افضل واشرف ہے" جعل الله صیامه فریضة وقیام لیله تطوعا) "اس ماہ مبارک کے روزے اللہ نے تم پر فرض کئے ہیں اور رات کا قیام (نماز) نفل کیا ہے۔"

(من تقرب فیه بخصلة من الخیر کان کمن ادی فریضة فیما سواه) "جس نے اس ماہ مبارک میں کوئی نفل نیک کام کیا اس کا اجر وثواب فرض کے برابر ہے" (وهو شهر الصبر والصبر ثوابه الجنة) "یہ صبر کا مہینہ ہے اور صبر کا بدلہ جنت ہے" وشهر المواسات) "یہ ایک دوسرے سے محبت اور ہمدردی کرنے کا مہینہ ہے" (وشهر یزاد فیه رزق المؤمن) "اس میں مومن کا رزق بڑھا دیا جاتا ہے" (من فطر فیه صائما کان له مغفرة لذنوبه وعتق رقبة من النار) "جو شخص اس ماہ مبارک میں کسی روزے دار کا روزہ افطار کرائے یہ عمل اس کے لئے گناہوں کی بخشش اور جہنم سے آزادی کا ذریعہ ہوگا"

"ومن ادی فریضة فیه کان کمن ادی سبعین فریضة فیما سواه" "اور جس نے اس ماہ مبارک میں ایک فریضہ ادا کیا اس کو دوسرے مہینوں کے ستر فرضوں کے برابر ثواب ملے گا" "(وکان له مثل اجره من غیر ان ینقص من اجره شیء) "اور روزہ افطار کرانے والے کو روزہ رکھنے والے کے برابر ثواب ملے گا روزہ دار کے ثوب میں کوئی کمی نہیں ہوگی بلکہ دونوں کو پورا پورا ثواب ملے گا۔"

"ومن اشبع صائما سقاه الله من حوضی شربة لا یظما حتی یدخل الجنة." "جو شخص روزہ دار کو پیٹ بھر کر کھانا کھلائے گا اللہ تعالیٰ اسے میرے حوض کوثر سے پانی پلائے گا پھر اسے جنت میں داخل ہونے تک پیاس نہیں لگے گی وهو شهر اوله رحمة." "اس مبارک مہینہ کا

ابتدائی حصہ رحمت ہے'' واوسطه مغفرة ۔ ''اور درمیانی حصہ بخشش ہے'' وآخره عتق من النار ''اور اس کا آخری حصہ جہنم سے نجات ہے'' ﴿ومن خفف عن مملوكه فيه غفر الله له واعتقه من النار﴾ ''جو شخص اس مبارک مہینہ میں اپنے ماتحتوں کے کام میں تخفیف کرے گا اللہ تعالیٰ اسے بخشے اور جہنم کی آگ سے آزاد کردے گا'' (رواہ البیہقی فی شعب الایمان)

شهر فيه ليلة خير من الف شهر:

باعظمت وبابرکت ماہ رمضان المبارک میں ایک ایسی رات ہے جس کو لیلۃ القدر لیلۃ مبارکۃ کے نام سے موسوم کیا گیا ہے جس میں انوار الٰہی وقرب ربانی کا حصول تنزیل ملائکۃ کا عمل اور سلامتی کا پیغام پورے اہتمام کے ساتھ ہزار گنا بڑھ جاتا ہے اور ہر امر حکمت کا فیصلہ صادر کیا جاتا ہے اور ذکر الٰہی میں محو بندہ مومن کیلئے جبرائیل امین فرشتوں کی جماعت میں اتر کر دعائے رحمت وبخشش فرماتے ہیں۔ ﴿اذا كان ليلة القدر نزل جبريل عليه السلام فى كبكبة من الملائكة يصلون على كل عبد قائم و قاعد يذكر الله عزوجل﴾ [مشکوٰۃ باب لیلۃ القدر]

یہی وہ پرعظمت رات ہے جس میں قیام کرنے والے خوش نصیب کے پہلے سارے گناہ معاف کردیئے جاتے ہیں۔ ﴿من قام ليلة القدر ايمانا واحتسابا غفرله ما تقدم من ذنبه﴾ (بخاری ومسلم) ''یہ مبارک رات رمضان المبارک کے آخری عشرہ کی طاق راتوں میں ہے''

رمضان، نیکیوں کی بہار کا موسم

رمضان المبارک کی آمد آمد ہے۔ اس مقدس مہینے میں پروردگار بندوں پر رحمتوں کے دروازے کھول دیتا ہے۔ حدیث میں آتا ہے کہ اس مہینے میں جنت کے دروازے کھول دیے جاتے ہیں اور جہنم کے دروازے بند کردیے جاتے ہیں۔ شیطان کو قید کردیا جاتا ہے اور رحمتوں اور برکتوں کا نزول شروع ہوجاتا ہے۔ قرآن میں پروردگار ارشاد فرماتا ہے کہ روزہ میرے لیے ہے اور میں ہی اس کا اجر دوں گا۔

عام مشاہدہ ہے کہ کچھ مسلمان اس مہینے میں بھی چوری، لڑائی، جھگڑا اور گالی گلوچ تک سے باز نہیں رہتے۔ معمولی سی بات پر ایک دوسرے سے جھگڑنے لگتے ہیں۔ خاص طور پر مسافر بسوں میں یہ رواج عام ہے۔ حدیث مبارکہ میں آتا ہے کہ جب کوئی شخص تم سے جھگڑا کرے تو اسے کہو کہ میں روزے سے ہوں۔ لیکن ہم اینٹ کا جواب پتھر سے دینے کے لیے تیار ہوجاتے ہیں۔ کاروباری لوگ اس خاص اور مبارک مہینے کا فائدہ ضرورت کی اشیاء کو مہنگی کرکے اٹھاتے ہیں۔ وہ سوچتے ہیں کہ اگر دس روپے کی چیز تیس روپے میں بیچی جائے تب بھی لوگ اسے خریدیں گے، جب کہ وہ خود بھی اس وقت روزے سے ہوتے ہیں۔ پروردگار فرماتا ہے کہ جب کوئی شخص روزے میں بھی جھوٹ اور ناجائز کاموں سے باز نہ آئے تو مجھے کوئی حاجت نہیں کہ وہ اپنا کھانا پینا چھوڑ دے۔ گویا اس شخص نے روزہ نہیں رکھا بلکہ فاقہ کیا۔

میری تمام مسلمانوں سے گذارش ہے کہ وہ اس مبارک مہینے کا احترام کریں جیسا کہ اس مہینے کا حق ہے۔ معمولی باتوں پر یا کسی بات پر لڑائی جھگڑے سے اجتناب کریں اور پورے خلوص اور تقویٰ کے ساتھ روزوں کا اہتمام کریں، کیونکہ اپنے نفس پر قابو پانا ہی تقویٰ ہے۔ ان تمام باتوں کی روشنی میں مسلمان اپنا تجزیہ کریں۔ اس خاص مہینے میں عبادات اور نیکیوں کا اہتمام کریں۔ ہر برے فعل سے خود کو بچائے رکھیں اور اپنی صفوں میں اتحاد پیدا کریں، کیونکہ اسی میں ہم مسلمانوں کی کامیابی ہے اور اسی طریقے سے ہم اس مبارک مہینے کا حق ادا کرسکتے ہیں۔

عن ابى هريرة قال قال رسول الله ﷺ ان الله فرض صيام رمضان وسننت لكم قيامه فمن صامه واقامه ايمانا واحتسابا خرج من ذنوبه كيوم ولدته امه (نسائی) ''حضور ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے رمضان کے روزے فرض کیے ہیں اور میں نے تمہارے لیے اس (کی رات) کا قیام تجویز کیا۔ سو جس نے جذبہ ایمان اور ثواب کی نیت سے روزے رکھے اور قیام کیا۔ وہ گناہوں سے یوں معصوم ہوگیا جیسا کہ اس کو ماں نے جنا تھا''

جو انسان روزہ کی حقیقت کو سمجھ کر اس کو اپناتا ہے وہ رات کو سو کر نہیں گنوا سکتا۔ دن بھر تو اپنے کو صیقل کرتا پھرے اور خوب مانجھنے میں مصروف رہے، لیکن جب اس پر رنگ چڑھانے کا وقت آجائے تو سوجائے۔ یہ مشکل ہے، جذبہ صادق کی نشانی یہ ہے کہ جو سارا دن اللہ کی رضا اور خوشنودی کے لیے اپنے آپ کو قدم قدم پر تھام تھام کر رکھتا ہے وہ شب زندہ دار بھی ضرور ہوگا ورنہ محب صادق کے لیے یہ کیونکر ممکن ہوتا ہے کہ دن بھر تو راہ سفر میں رہے اور منزل آنے پر اسے حاصل نہ کریں۔

جبیں پہ گرد رہ محبت لب پہ مہر سکوت
دیار غیر میں پھرتا ہوں آشنا کے لیے

☆..........☆..........☆

حافظ عبداللہ محدث روپڑیؒ

تراویح اور تہجد ایک ہی نماز ہے؟

سوال: جن راتوں میں آنحضرت ﷺ رمضان شریف کا قیام کرنے کے لئے نہیں نکلے اور صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین مسجد میں منتظر رہے ان راتوں میں نماز تراویح آپ ﷺ نے پڑھی تھی یا نہیں؟ اور لوگوں کو انتظار کی تکلیف میں کیوں ڈالا؟ ویسے ہی مسئلہ کیوں نہ بتادیا؟ کیا تراویح اور تہجد دو نمازیں ہیں یا ایک ہی نماز کے دو نام ہیں؟ [ادارہ]

الجواب بعون الوہاب: تہجد اور تراویح ایک ہی ہے مغایرت اسی اس طرح کی ہے جیسے دریا برہم پتر، سانپو، مینگھنا یہ تینوں ایک دریا کے نام ہیں جو جھیل مانسرہ وکوہ ہمالیہ کی جانب شمال سے نکلتا ہے اس طرح اٹک، سندھ وغیرہ دریا ایک ہی ہے جس علاقہ سے گزرا اس کے نام سے موسوم ہوگیا ٹھیک اسی طرح تراویح ہے۔ رمضان میں اسی تہجد کا نام تراویح رکھ دیا گیا کیونکہ چار پڑھ کر ذرا ترویحہ کرتے ہیں یعنی ٹھہر جاتے ہیں پھر یہ نام بھی رسول اللہ ﷺ اور صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کے زمانہ میں نہ تھا بلکہ اس کو اس وقت قیام رمضان کے نام سے موسوم کرتے تھے جو بالکل دریا کی مثال مذکورہ کے موافق ہے کہ جہاں سے گزرا وہاں کے نام سے موسوم ہو گیا۔ تہجد کا اول رات پڑھنا بھی ثابت ہے مشکوۃ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، کان النبی ﷺ یصلی فیما ان یفرغ من صلوۃ العشاء الی الفجر احدی عشر رکعۃ الحدیث (مشکوۃ باب صلوۃ اللیل) یعنی رسول اللہ ﷺ عشاء سے لے کر فجر تک گیارہ رکعت پڑھا کرتے تھے اس کے تین مطلب ہو سکتے ہیں ایک یہ کہ ساری رات جاگتے مگر یہ دوسری احادیث کے خلاف ہے کیونکہ آپ ﷺ ساری رات نہیں جاگتے تھے (جب تین روز تراویح باجماعت پڑھائی ہیں ان سے آخری رات ساری جاگنا ثابت ہوتا ہے اس لئے الا نادرا کہا گیا ہے) دوسرا مطلب یہ کہ کبھی اول رات گیارہ رکعت پڑھتے کبھی اخیر رات۔ تیسرا مطلب یہ کہ کچھ دیر نماز پڑھتے پھر سو جاتے۔ ان دونوں مطلبوں کی صورت میں تہجد کا اول رات پڑھنا کچھ حصہ یا تمام ثابت ہوگیا بلکہ پہلے مطلب کی صورت میں کچھ حصہ ثابت ہوگیا بہر صورت تہجد کو اخیر رات میں خاص کرنا غلط ہے ہاں اخیر رات افضل ہے اس لئے آپ ﷺ اکثر اخیر رات پڑھتے۔

مشکوۃ میں ایک اور حدیث حضرت انسؓ سے مروی ہے اس کے الفاظ یہ ہیں، ماکنا نشاء ان نری رسول اللہ ﷺ فی اللیل مصلیا الا رایناہ ولا نشاء ان نراہ نائما الا رایناہ. یعنی رسول اللہ ﷺ کو رات کے کسی حصہ میں نماز پڑھتے دیکھنا چاہتے تو دیکھ لیتے اس طرح کسی حصہ میں سوئے ہوئے دیکھنا چاہتے تو دیکھ لیتے۔ اس حدیث سے بھی معلوم ہوا کہ تہجد اخیر رات کے ساتھ خاص نہیں نیز مشکوۃ باب الوتر میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، ربما اوتر فی اول اللیل وربما اوتر فی آخرہ بہت دفعہ رسول اللہ ﷺ نے وتر اول رات پڑھے ہیں اور بہت دفعہ اخیر رات۔ اس سے مراد اگر پوری تہجد وتر سمیت ہو تو پھر تہجد اول رات ہونا واضح ہے اور اگر صرف وتر مراد ہوں تو وتروں کے بعد صرف دو رکعت بیٹھ کر آپ ﷺ نے بعض اوقات پڑھی ہے ورنہ وتر آپ ﷺ کی نماز کے اخیر ہوتے اور آپ ﷺ نے ارشاد بھی فرمایا، اجعلوا اخر صلوتکم باللیل وترا یعنی رات کی اخیر نماز کو وتر کرو۔ پس اس سے بھی تہجد کی تخصیص اخیر رات کے ساتھ باطل ہوئی خاص کر جب اس بات کو دیکھا جائے کہ رسول اللہ تہجد ضرور پڑھا کرتے تھے تو وتر تہجد کی جز ہو گئے چنانچہ اوپر گزر چکا ہے پس تہجد کی تخصیص اخیر رات کے ساتھ نہ رہی۔

اب یہ سوال کہ جن راتوں میں صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین مسجد میں انتظار کرتے رہے ان راتوں میں آپ ﷺ نے نماز تراویح پڑھی یا نہیں بے محل ہے کیونکہ جب نماز تراویح۔ تہجد سے جدا نہ ہوئی آپ ﷺ ضرور پڑھتے تھے تو وہی نماز تراویح ہوگی اور اگر بالفرض تہجد نہ پڑھی ہو تو پھر نماز تراویح نہیں پڑھی کیونکہ وہ دونوں ایک ہیں تو ایک کا اثبات دوسری کا اثبات ہے اور ایک کی نفی دوسری کی نفی ہے۔ اس کے علاوہ تین راتیں جن میں آپ ﷺ نے صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کو نماز تراویح پڑھائی ان سے اخیری رات میں ساری رات صبح تک نماز پڑھائی جاتی ہے اور مولوی عبدالحئی لکھنوی "عمدۃ الرعایہ" میں لکھتے ہیں: واما العدد فروی ابن حبان وغیرہ انہ صلی بھم تلک اللیالی ثمان رکعات وثلث رکعات وتر۔ یعنی ابن حبان وغیرہ نے روایت کیا ہے کہ ان روایتوں میں رسول اللہ ﷺ نے صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کو وتر سمیت گیارہ رکعت پڑھائی ہیں۔ جب صبح تک گیارہ رکعت پوری ہوئیں تو بتلایئے تہجد کس وقت پڑھی پس تہجد اور تراویح کو دو کہنا ڈبل غلطی ہے اور تہجد کے لفظی معنی سونے کے بھی ہیں اور جاگنے کے بھی ہیں اور بعض نے ترک نیند کے معنی بھی کئے ہیں اور ترک نیند دو طرح سے ہے ایک یہ کہ وقت نیند کا ہو اور نہ سوئے۔ اور دوم یہ کہ سویا ہوا ہو اور وقت نیند کا باقی ہو مگر اس کو پورا نہ کرے اور اب عرف شرع میں رات کی نیند کا نام ہوگیا ہے خواہ اول رات ہو یا اخیر رات لیکن اخیر رات چونکہ افضل ہے اور اس وجہ سے رسول اللہ ﷺ اکثر اخیر رات پڑھتے اور تہجد گزار لوگ بھی رمضان المبارک کے سوا اکثر اخیر رات ہی پڑھتے ہیں اس سے بعض کو دھوکہ لگا ہے کہ تراویح تہجد نہیں ورنہ حقیقت ان کی ایک ہی ہے صرف نام ہی کا فرق ہے جیسے اوپر دریا کی مثال سے واضح کیا گیا ہے۔

☆ ☆ ☆

تفسیر سورۃ آل عمران

(قسط نمبر 40) **حافظ عبدالوہاب روپڑی** (فاضل ام القریٰ مکہ مکرمہ)

لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتّٰى تُنْفِقُوْا مِمَّا تُحِبُّوْنَ وَمَا تُنْفِقُوْا مِنْ شَيْءٍ فَاِنَّ اللّٰهَ بِهٖ عَلِيْمٌ. (۹۲)

"جب تک تم اپنی محبوب چیز اللہ کی راہ میں خرچ نہ کرو گے ہرگز نیکی نہ پاسکو گے اور تم جو کچھ خرچ کرتے ہو اللہ تعالیٰ اسے خوب اچھی طرح جانتا ہے"

مشکل الفاظ کے معانی:

لَنْ تَنَالُوا: تم ہرگز نہیں پہنچ سکو گے۔

اَلْبِرَّ: نیکی۔

ماقبل سے مناسبت: سابقہ آیات میں ارتداد اور کفر کی سخت الفاظ میں مذمت بیان کرتے ہوئے مرتد اور کافر کی سزا کا ذکر کیا گیا۔ کفر اور اہل ایمان کو اس آیت مبارکہ میں صدقہ کی رغبت دلا کر سمجھایا گیا کہ صدقہ اللہ تعالیٰ کی رضا کے حصول اور دنیاوی واخروی کامیابی کا بہترین ذریعہ ہے۔

التوضیح:

"لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتّٰى تُنْفِقُوْا مِمَّا تُحِبُّوْنَ"

قرب الٰہی کا حصول ایک مومن مسلمان کا مطلوب ہوتا ہے اور اس کا حصول انفاق فی سبیل اللہ سے بھی ہوتا ہے۔ مال اللہ تعالیٰ کی نعمت ہے بشرطیکہ اسے قرب الٰہی کے حصول کے لیے خرچ کیا جائے۔ اگر اسے خالق کائنات کی رضا اور اس کے قرب کے حصول کے لیے خرچ نہ کیا جائے تو یہی مال انسان کے لیے نعمت کی بجائے دنیا اور آخرت میں پریشانی، وبال اور اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کا باعث ہوگا۔

جب مال کا خرچ کرنا قرب الٰہی کا باعث بنتا ہے تو پھر اس کے مال کو صرف اور صرف اسی کی رضا کے لیے خوشی کے ساتھ خرچ کرکے اس کے قرب کو حاصل کرنا چاہیے۔ یہی وجہ تھی کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اجمعین انبیاء کے بعد تمام مخلوق سے افضل و بہتر تھے۔ انہوں نے اللہ تعالیٰ کے راستہ میں سب سے محبوب مال خرچ کرکے قرب الٰہی کے مستحق ٹھہرے۔ کیونکہ وہ اس امر سے بخوبی واقف تھے کہ جو ہم خرچ کر رہے ہیں حقیقت میں اس کو اپنی آخرت کے لیے محفوظ کر رہے ہیں۔ اسی لیے ان کی کوشش یہی ہوتی تھی کہ اپنی محبوب ترین چیز کو اللہ کے راستہ میں خرچ کیا جائے۔

صحابہ کرامؓ اور انفاق فی سبیل اللہ: صحابہ کرامؓ کی اولین کوشش ہوتی کہ کسی نئے حکم کے نازل ہوتے ہی وہ اس پر عمل پیرا ہو جائیں۔ جب اللہ تعالیٰ کے راستے میں محبوب ترین چیز خرچ کرنے کا حکم نازل ہوا تو عمر فاروق رضی اللہ عنہ اور کچھ دیگر صحابہ آپ ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئے اور اس آیت آیت پر عمل پیرا ہونے کا عملی نمونہ پیش کیا۔

حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ بارگاہ رسالت میں عرض کرتے ہیں کہ خیبر کی زمین مجھے پسند ہے اور میں اسے اللہ کے راستے میں خرچ کرنا چاہتا ہوں۔ "فَكَيْفَ تَأْمُرُنِيْ بِهٖ" آپ مجھے اس کے متعلق کیا حکم دیتے ہیں تو آپؐ نے فرمایا: "اِنْ شِئْتَ حَبَسْتَ اَصْلَهَا وَتَصَدَّقْتَ بِهَا" "اگر تو چاہے اس کے اصل کو روک لے اور اس کی آمدن کو صدقہ کردے"

"فَتَصَدَّقَ عُمَرُ اَنَّهٗ لَا يُبَاعُ اَصْلُهَا وَلَا يُوْهَبُ وَلَا يُوْرَثُ"

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس کا صدقہ کیا اور فرمایا کہ اسے بیچا جاسکے گا، نہ ہبہ کیا جاسکے گا اور نہ ہی اس میں وراثت قائم ہوگی۔

[بخاری کتاب الوصایا باب الوقف کیف یکتب ج۳۔ص۱۰۱۹ رقم الحدیث: ۲۶۲۰ ...... مسلم کتاب الوصیة الوقف رقم الحدیث: ۱۶۳۲]

شان نزول: حضرت انس بن مالکؓ فرماتے ہیں کہ مدینہ میں ابوطلحہؓ انصار میں سے سب سے زیادہ کھجوروں کے مالک تھے۔ ان کے باغات میں بیرحاء نامی باغ ان کا سب سے بہترین مال تھا، جو مسجد نبوی ﷺ کے سامنے تھا۔ نبی ﷺ اس میں جاتے اور وہاں سے پانی پیا کرتے تھے۔

جب یہ آیت نازل ہوئی "لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتّٰى تُنْفِقُوْا مِمَّا تُحِبُّوْنَ" تو حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئے اور عرض کی:

''وَ اِنَّ اَحَبَّ مَالِیْ اِلَیَّ بَیْرُحَاءُ وَاِنَّهَا صَدَقَةٌ لِلّٰهِ اَرْجُوْ بِرَّهَا وَذُخْرَهَا عِنْدَ اللّٰهِ فَضَعْهَا يَارَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ حَيْثُ اَرَاکَ اللّٰهُ''

اور اللہ کے رسول ﷺ کا فرمان ہے کہ جب تک تم اپنی محبوب ترین چیز خرچ نہ کرو گے کبھی نیکی تک نہ پہنچ سکو گے۔ یقیناً میرے پاس ''بیرحاء'' کا باغ ہے جو میرے سارے مال وجائیداد میں مجھے سب سے محبوب اور عزیز ہے۔ میں اس کے بدلے اللہ تعالیٰ کے ہاں نیکی اور اخروی ذخیرہ کا خواہشمند ہوں یہ اللہ تعالیٰ کے لیے صدقہ ہے آپ جہاں چاہیں اسے خرچ کریں یہ سن کر آپ نے فرمایا:

''بَخٍ ذٰلِکَ مَالٌ رَابِحٌ ذٰلِکَ مَالٌ رَابِحٌ''

یہ مال بڑا نفع بخش ہے، یہ مال بہت فائدہ مند ہے۔ پھر فرمایا جو تم نے کہا میں نے سن لیا۔ اسے اپنی قریبی رشتہ داروں میں تقسیم کردو، چنانچہ ابوطلحہؓ نے وہ باغ اپنے چچازاد بھائیوں اور عزیزوں میں تقسیم کردیا۔

[بخاری کتاب التفسیر القرآن باب لن تنالوا البر حتی تنفقوا مما تحبون۔ج۹۔ص۱۶۵۹۔رقم الحدیث:۴۲۷۹]

حضرت زید رضی اللہ عنہ کے پاس ایک عمدہ نسل کا ''سبل'' نامی گھوڑا تھا اس کو وہ رسول اللہ ﷺ کے پاس لے کر آئے اور عرض کی یہ مجھے بہت پسند ہے اور میں اسے اللہ کے راستہ میں خرچ کرنا چاہتا ہوں۔ آپ نے وہ گھوڑا ان کے بیٹے اسامہ بن زید کو دے دیا انہوں نے عرض کیا اللہ کے رسول ﷺ میں نے یہ گھوڑا اللہ کے راستہ میں صدقہ کرنے کا ارادہ کیا تھا۔ آپ نے فرمایا: ''قَدْ قُبِلَتْ صَدَقَتُکَ'' یقیناً تیرا صدقہ قبول کرلیا گیا ہے۔

[تفسیر الطبری۔ج۵۔ص۵۷۷......ابن عساکر۔ج۱۹۔ص۳۶۷ ...... تفسیر عبدالرزاق۔ج۱۔ص۱۲۶]

حضرت عبداللہ بن عمرؓ فرماتے ہیں کہ میں نے اس آیت مبارکہ کو تلاوت کرنے کے بعد سوچ بچار کیا کہ مجھے اس لونڈی سے محبوب کوئی چیز نہیں میں نے اسکو اللہ کی راہ میں آزاد کردیا۔ ابھی بھی میرے دل میں اس لونڈی کی محبت موجود ہے، اگر کسی چیز کو اللہ کے راستہ میں خرچ کرنے کے بعد واپس لینا جائز ہوتا تو میں اس لونڈی کو واپس لے کر اس سے نکاح کرلیتا [تفسیر بغوی۔ج۲۔ص۶۷......اسباب النزول ص۱۴۸]

اسی طرح عبداللہ بن عمرؓ نے اپنے غلام حضرت نافع کو اللہ کی رضا کے لیے آزاد کردیا جن کی قیمت اس وقت ایک ہزار مل رہی تھی۔

[التفسیر لمعتبر ج۔۴ ص ۲۹۵]

لفظ البر: لفظ بر کے معنی میں مفسرین کے تین اقوال ہیں۔

1۔لفظ ''البر'' کا معنی جنت ہے۔ 2۔لفظ ''البر'' سے مراد عمل صالح ہے۔

3۔لفظ ''البر'' برے اعمال سے اجتناب اور اعمال صالحہ پر دوام۔

زیادہ راجح پہلا معنی ہے کہ ''البر'' سے مراد حصول جنت ہے۔

نوٹ: بعض مفسرین نے لفظ ''البر'' سے مراد (تمام صدقات وفرضی ہوں یا نفلی مراد ہے یعنی صدقہ فرضی ہو (زکوۃ، صدقۃ الفطر وغیرہ) یا نفلی۔ انسان کو اپنی محبوب چیز ہی خرچ کرنی چاہیے۔

اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے لفظ ''مما'' لاکر اشارہ کیا ہے کہ جتنی چیزیں بھی تمہیں محبوب ہیں ان سب کا اللہ کی راہ میں خرچ کرنا ضروری نہیں بلکہ جتنا تم خرچ کرنا چاہتے ہو تمہیں اتنا ہی خرچ کرنے کا اختیار ہے۔ محبوب چیز اللہ کے راستے میں خرچ کرنے کا حکم ہے۔ محبوب چیز مقدار اور قیمت میں کم ہی کیوں نہ ہو اسکا خرچ کرنے والا عنداللہ ماجور ہوگا۔ محبوب چیز سے مراد ایسی چیز ہے جو صدقہ کرنے والے کی ضرورت ہو اس کے پاس وہ بے کار اور فالتو نہ ہو۔

''وَمَا تُنْفِقُوْا مِنْ شَیْءٍ فَاِنَّ اللّٰهَ بِهٖ عَلِیْمٌ.''

انفاق فی سبیل اللہ کی رغبت دلانے کے بعد اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ تم جو بھی چیز اللہ کے راستے میں خرچ کرو گے اللہ تعالیٰ اسکی حقیقت سے مکمل طور پر آگاہ ہے کہ یہ چیز تمہارے نزدیک کیا حیثیت رکھتی تھی۔ لہٰذا انسان اگر بخوشی اپنی محبوب اور عمدہ چیزیں اللہ کی راہ میں خرچ کرے تو اس کا یہ خرچ کرنا اخروی نجات کے ساتھ ساتھ دنیاوی بہتری کا بھی ضامن ہوگا۔ اس کا مطلب یہ نہیں کہ ثواب صرف اسی چیز پر ہے جو انسان کو محبوب ہو اور اس کی ضرورت کی ہو۔ بلکہ اللہ کے راستہ پر دی گئی ہر چیز اگرچہ وہ فالتو ہی کیوں نہ ہو اجروثواب کا باعث ہے۔ بہرحال محبوب چیز کے خرچ کرنے کا ثواب بہت زیادہ ہے۔ لیکن صدقہ کرتے وقت اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کو ضرور یاد رکھنا چاہیے۔ اللہ کا فرمان ہے: ''وَلَا تَيَمَّمُوا الْخَبِيْثَ مِنْهُ وَلَسْتُمْ بِاٰخِذِيْهِ اِلَّآ اَنْ تُغْمِضُوْا فِيْهِ وَاعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ غَنِيٌّ حَمِيْدٌ.''

''ردی چیز کے خرچ کرنے کا ارادہ نہ کرو کہ اگر تمہیں وہ دی جائیں تو تم بھی اسے لینے کے لیے تیار نہ ہو گے مگر چشم پوشی کرتے ہو اور جان رکھو کہ اللہ بے پروا اور نہایت قابل تعریف ہے۔

آیت مبارکہ سے اخذ شدہ مسائل:

1۔اللہ تعالیٰ کی راہ میں حصول رضاء الٰہی کے لیے ہمیشہ اچھی اور محبوب چیز دینا بہتر ہے۔

2۔محبوب چیزوں کو اللہ کی رضا کیلیے خرچ کرنا حیات صحابہؓ کا نمایاں پہلو تھا

3۔محبوب چیز کا خرچ کرنا بخل اور لالچ کو دور کرنے میں مدد کرتا ہے۔

4۔انسان جس نیت سے جو بھی مال خرچ کرے اللہ تعالیٰ اس کی نیت اور اس چیز کی قدر وقیمت کو خوب اچھی طرح جانتا ہے۔

☆......☆......☆

زکوٰۃ کی اہمیت اسلام کی نظر میں

قسط نمبر: 1 — حافظ عبدالوہاب روپڑی

وَاَقِیْمُوا الصَّلٰوۃَ وَاٰتُوا الزَّکٰوۃَ وَارْکَعُوْا مَعَ الرّٰکِعِیْنَ ۔[البقرہ]

زکوۃ کی لغوی تعریف: النماء والزیادۃ ۔

شرعی واصطلاحی تعریف:

حق واجب فی مال مخصوص لطائفة فی وقت مخصوصة ۔یہ وہ حق ہے جو کہ خاص مال میں مخصوص لوگوں کے لئے خاص وقت میں فرض کیا گیا ہے۔

وجہ تسمیہ:

"مسمی المخرج زکاۃ لانہ یزید المخرج منہ"

اس کا نام زکوۃ اس لئے رکھا گیا ہے کیونکہ یہ جس مال سے نکالی جائے اسے زیادہ کرتی ہے۔قال ابن قتیبة سمیت بذلک لانھا تثمر المال وتنمیہ (المغنی لابن قدامہ وتوضیح الاحکام شرح بلوغ المرام) ابن قتیبہ فرماتے ہیں کیونکہ یہ مال کو بڑھاتی اور زیادہ کرتی ہے اس لئے اس کوزکوۃ کہتے ہیں۔

زکوۃ کی مشروعیت کی وجہ:

"طھرۃ للمال وطھرۃ للنفس وعبودیۃ للرب و احسانا الی الخلق"

"زکوۃ مال اور نفس انسانی کو پاک کرنے اور اللہ تعالی کی عبادت اور مخلوق پر احسان کرنے کے لئے فرض کی گئی۔"

زکوۃ کی مشروعیت کا پرویزی نظریہ:

پرویز زکوۃ کا لغوی معنی بیان کرتے ہوئے لکھتا ہے یہ زکا یزکو، زکوۃ مصدر ہے اور یہ نشوونما کے معنی میں آتا ہے یعنی نوع انسانی کی نشوونما کا سامان مہیا کرنا۔

اصطلاحی تعریف پرویز کی نظر میں:

یہ اسلامی مملکت کا فرض ہے کہ اپنے معاشرہ کے افراد اور دوسرے انسانوں کی نشوونما کا سامان مہیا کرے۔

اس فریضہ کی ادائیگی کا طریق کار پرویز کی نظر میں:

پرویز کی نظر میں یہ فریضہ دوطرح سے ادا ہوگا۔

۱. ذرائع پیداوار مملکت کی تحویل میں رہیں گے تا کہ وہ رزق کی تقسیم لوگوں کی ضرورت کے مطابق کر سکے۔

۲. معاشرہ کے افراد جو کچھ کمائیں وہ اسے اس طرح کھلا رکھیں دوسروں کی نشوونما کے لئے حسب ضرورت مملکت لے لے اس مقصد کے لئے قرآن نے کوئی نصاب مقرر نہیں کیا صرف مقصود لوگوں کی ضرورت کو پورا کرنا ہے اور جو بچ جائے وہ ضرورت کے وقت سب کا سب مملکت اپنی تحویل میں لے سکتی ہے۔[لغات القرآن ص ۸۱۰]

اہمیت زکوۃ:

زکوۃ کی اہمیت کے لئے اتنا ہی کافی ہے کہ نماز کے بعد اسلام کا سب سے بڑا رکن زکوۃ ہے عام طور پر عبادات کے سلسلہ میں نماز کے بعد روزے کا نام لیا جاتا ہے اس لئے لوگوں نے یہ سمجھ لیا کہ نماز کے بعد دوسرا نمبر صیام کا ہے لیکن قرآن کریم کے مطالعہ سے ہمیں معلوم ہوتا ہے کہ دوسرا نمبر زکوۃ کا ہے کیونکہ زکوۃ کو نماز کے ساتھ ملا کر ذکر کیا گیا ہے اسلام میں نماز کے بعد سب سے زیادہ اہمیت زکوۃ کی ہے اور یہ دو بڑے ستون ہیں جن پر اسلام کی عمارت کھڑی ہے ان کو ہٹانے سے اسلام کی عمارت بھی قائم نہیں رہ سکتی اور اس کا حکم قرآن مجید میں تقریبا ۸۲ مرتبہ آیا ہے اور اس کے رکن ہونے پر سب کا اتفاق ہے۔اس جملہ میں کوئی شک نہیں کہ اسلام نے ہر فرد کو اپنی اور اپنے خاندان کی جملہ ضروریات کی تکمیل کے لئے محنت ومشقت کے ذریعہ اپنی روزی خود فراہم کرنے کا پابند کیا ہے۔حدیث میں ہے:عن المقدام بن معدیکرب قال قال رسول اللہ ﷺ ما اکل احد طعاما قط خیرا من ان یاکل من عمل یدیہ وان نبی اللہ داؤد علیہ السلام کان یاکل من عمل یدیہ.[بخاری ری مشکوۃ باب الکسب وطلب الحلال ص ۲۴۱ ج ۱]

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے بہترین کھانا انسان کا اپنے ہاتھ سے کمائے ہوئے مال سے ہے کیونکہ داود علیہ السلام اپنے ہاتھ سے کما کر کھاتے تھے۔ پھر اس بات کا حکم بھی دیا کہ جو لوگ مفلس اور تنگ دست ہوں اور محنت ومشقت سے عاجز ہوں ان کے رشتہ داروں پر یہ ذمہ داری عائد ہوتی ہے کہ ان کی کفالت کریں۔

اس سے بھی انکار نہیں کیا جا سکتا کہ ہر مفلس کو دولتمند عزیز و اقارب میسر نہیں ہوتے یا کچھ ایسے لوگ بھی معاشرہ میں پائے جاتے ہیں جو برسر روزگار ہوتے ہیں لیکن آمدنی کم ہوتی ہے یقیناً اسلام ایسے لوگوں کو فراموش نہیں کرتا یہی وجہ ہے اسلام نے دولت کے امین اور اس کی نگرانی کرنے والوں سے اس بات کا مطالبہ کیا ہے کہ وہ اپنی بنیادی اور شرعی حقوق کی بجا آوری اور ضروریات زندگی کی تکمیل کے بعد جو بچ جائے اس کی ایک مخصوص مقدار اپنے ان مفلس اور لاچار بھائیوں پر خرچ کریں جو زندگی کے اس سفر میں ان سے دور جا پڑے ہیں اور اسی مطالبے کا نام زکوۃ ہے۔ اسلامی قانون کا مطالعہ بتاتا ہے کہ زکوۃ کے اولین حقدار مساکین اور غرباء ہیں اگر زکوۃ کے دیگر مصارف پر غور کیا جائے تو ان مصارف کی وجہ اور بنیاد بھی غربت اور افلاس ہے۔

زکوۃ غربت کا علاج ہے:

جس طرح غربت ایک اہم مسئلہ ہے اس کو حل کرنے کے لئے زکوۃ کے مختلف ذرائع رکھے گئے ہیں اور زکوۃ کا ہر ذریعہ اپنے مقام پر مضبوط بنیادوں پر استوار ہے مثلاً کھیتوں اور باغوں سے حاصل ہونے والی پیداوار ہے جس میں حسب قاعدہ دسواں بیسواں حصہ الگ کیا جاتا ہے جس کو ہم عشر کے نام سے موسوم کرتے ہیں اور اس کو غرباء میں تقسیم کیا جاتا ہے

حدیث میں ہے، ان النبی ﷺ بعث معاذا الی الیمن فقال ادعهم الی شهادة ان لا اله الا الله وانی رسول الله ﷺ فان هم اطاعوا لذلک فاعلمهم ان الله افترض علیهم خمس صلوات فی کل یوم ولیلة فان هم اطاعوا لذلک فاعلمهم ان الله افترض علیهم صدقة فی اموالهم تؤخذ من اغنیائهم وترد فی فقرائهم.

[بخاری باب وجوب الزکوۃ جلد ۱ ص ۱۸۷]

رسول اللہ ﷺ نے حضرت معاذ رضی اللہ عنہ کو یمن روانہ کرنے سے پہلے حکم فرمایا تھا یمن کے دولتمندوں سے زکوۃ وصول کرنا اور وہیں کے غریبوں میں اسے تقسیم کرنا اسی بناء پر امام ابوحنیفہ " اور ان کے اصحاب کا مسلک ہے کہ زکوۃ صرف غریبوں کے لئے ہے۔ قرآن کریم میں متعدد بار نماز کے ساتھ زکوۃ کا ذکر کیا گیا ہے اور قرآن مجید اس بات کی تعلیم دیتا ہے کہ شرک سے بچتے ہوئے نماز پڑھنا اور زکوۃ دینا اسلامی برادری میں شرکت کی نشانی اور مسلمانوں کی پہچان ہے۔

چنانچہ ارشاد باری تعالیٰ ہے فان تابوا واقاموا الصلوة واتوا الزکوة فخلوا سبیلهم ان الله غفور رحیم (سورۃ التوبہ) اگر یہ توبہ کرلیں اور نماز پڑھیں اور زکوۃ کو پابندی سے ادا کریں تو ان کا راستہ چھوڑ دو۔ دوسرے مقام پر اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں واتوا الزکوة فاخوانکم فی الدین (سورۃ التوبہ) اگر یہ زکوۃ ادا کریں تو تمہارے دینی بھائی ہیں۔

معلوم ہوا کہ زکوۃ وہ عبادت ہے جس کی ادائیگی کے بغیر نہ کوئی مسلمان بن سکتا ہے اور نہ اس عظیم تر اسلامی برادری میں شامل ہو سکتا ہے۔

زکوۃ کو نماز کے ساتھ ذکر کرنے کی حکمت:

قرآن پاک نے نماز اور زکوۃ کو اسی لئے بار بار یکجا ذکر کر کے ان دونوں کا باہمی تعلق نمایاں کیا ہے کہ اسلام کی تکمیل دونوں کی ادائیگی میں مضمر ہے، جس طرح نماز دین کا ستون ہے اور اس کی پابندی کرنے والا دین کی بنیادیں استوار کرنے والا سمجھا جاتا ہے اور اس کو چھوڑنے والا دین کو ڈھانے والا متصور کیا جاتا ہے بالکل اسی طرح یہ بھی بتا دینا مقصود ہے کہ زکوۃ اسلام کا پل ہے جو جہنم کے دونوں سروں پر بچھا ہوا ہے جو اس پر سے صحیح سالم گزر گیا وہ ہلاکت سے محفوظ ہو گا لیکن جو غلط راستہ اپنائے گا جہنم اسے نگل لے گی۔

تارک زکوۃ کی نماز قبول نہیں ہوتی:

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں تم کو نماز کی پابندی اور زکوۃ کی ادائیگی کا حکم ہے لہذا ان کی پابندی کرو اس لئے کہ جو زکوۃ نہ دے اس کی نماز نہیں ہوتی۔ [تفسیر طبری صفحہ ۱۵۳]

کیونکہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: فان توبوا واقاموا الصلوة واتوا الزکوة فاخوانکم فی الدین۔ اگر انہوں نے توبہ کی نماز کی پابندی کی اور زکوۃ ادا کی تو پھر وہ تمہارے دینی بھائی ہیں۔ زکوۃ کی ادائیگی کے بغیر محض نمازیں ادا کرنے کو باری تعالیٰ بھی قبول نہیں فرماتے

نیز فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ حضرت ابوبکرؓ پر رحم کرے وہ دین کے اسرار سے کس درجہ واقف تھے جب کہ انہوں نے فرمایا تھا واللہ لا قاتلن من فرق بین الصلوة والزکوة۔ اللہ کی قسم میں ان کے خلاف لڑوں گا جس نے نماز اور زکوۃ میں فرق کیا۔

زکوۃ کی ادائیگی ایمان کی علامت ہے:

قرآن کریم میں اللہ تعالی فرماتے ہیں، قد افلح المومنون الذین هم فی صلاتهم خاشعون والذین هم عن اللغو معرضون والذین هم للزکوة فاعلون (سورة المومنون) تحقیق مومن کامیاب ہو گئے جو اپنی نمازوں میں خشوع کرتے ہیں اور بے ہودہ باتوں سے پرہیز کرتے اور زکاۃ ادا کرتے ہیں۔

زکوۃ کی ادائیگی تقوی کی علامت ہے:

اللہ تعالی فرماتے ہیں:

لیس البر ان تولوا وجوهكم قبل المشرق والمغرب ولكن البر من آمن بالله واليوم الاخر والملائكة والكتاب والنبيين واتى المال على حبه ذوى القربى واليتامى والمساكين وابن السبيل والسائلين وفى الرقاب واقام الصلوة واتى الزكوة والموفون بعهدهم اذا عاهدوا والصابرين فى البأساء والضراء وحين البأس اولئك الذين صدقوا واولئك هم المتقون. [البقرہ:۱۷۷]

یہ کوئی کمال نہیں کہ تم مشرق کی طرف منہ کرو یا مغرب کی طرف بلکہ کمال یہ ہے اللہ تعالی اور آخرت کے دن پر کامل ایمان رکھنا فرشتوں اور انبیاء اور تمام آسمانی کتابوں پر ایمان لانا اللہ تعالی کی محبت میں اپنی دولت کو عزیز و اقارب اور تنگ دست مسافروں اور غریبوں پر خرچ کرنا اسی طرح نمازوں کی پابندی کرنا اور زکوۃ ادا کرنا ہے اور یہ کام کرنے والے ہی اس کے مخلص بندوں میں ہوں گے۔

زکوۃ کا انکار اسلام سے ارتداد ہے:

جو شخص زکوۃ کا انکار کرے وہ مرتد اور واجب القتل ہے جس طرح خلیفہ اول صدیق اکبرؓ نے مانعین زکوۃ سے جہاد کا ارادہ کیا تو حضرت عمرؓ نے فرمایا: کیف تقاتل الناس وقد قال رسول الله ﷺ امرت ان اقاتل الناس حتى يقولوا لا اله الا الله فمن قالها فقد عصم منى ماله ونفسه الا بحقه فقال والله لاقاتلن من فرق بين الصلوة والزكوة فان الزكوة حق المال والله لو منعونى عناقا او عقالا كانوا يؤدونها الى رسول الله ﷺ لقاتلتهم على منعها قال عمر رضى الله عنه فوالله ما هو الا ان شرح الله صدر ابى بكر للقتال فعرفت انه الحق.

[بخاری ج ا ص ۱۸۸]

آپ ان لوگوں کے ساتھ کس طرح لڑائی کریں گے جبکہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے کہ لوگوں کے لا الہ الا اللہ کہنے تک مجھے ان کے ساتھ لڑائی کا حکم دیا گیا ہے جس نے یہ الفاظ کہہ دیئے اس نے اپنے مال اور جان کو مجھ سے محفوظ کرا لیا مگر اسلام کے حق کے ساتھ تو صدیق اکبرؓ نے فرمایا مجھے اللہ کی قسم جس نے نماز اور زکوۃ کے درمیان فرق کیا میں اس سے لڑائی کروں گا کیونکہ زکوۃ مال کا حق ہے اگر انہوں نے ایک بکری کے بچے کی زکوۃ روکی جسکو وہ عہد نبوی ﷺ میں ادا کرتے تھے میں ان سے لڑائی کروں گا عمرؓ فرماتے ہیں اللہ تعالی نے صدیق اکبرؓ کا لڑائی کے لئے شرح صدر کر دیا تھا میں نے جان لیا کہ آپؓ حق پر ہیں۔

زکوۃ نہ دینے پر آخرت میں وعید:

عن ابى هريرة رضى الله عنه قال قال رسول الله ﷺ من اتاه الله مالا فلم يؤد زكوته مثل له ماله يوم القيامة شجاعا اقرع له زبيبتان يطوقه يوم القيامة ثم ياخذ بشدقيه ثم يقول انا مالك انا كنزك. [بخاری ج ا ص ۱۸۸]

حضرت ابو ہریرہؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس کو اللہ تعالی نے مال دیا اس نے زکوۃ ادا نہ کی اس کا مال قیامت کے دن ایک سانپ کی شکل میں لایا جائے گا جس کی دو زبانیں ہوں گی وہ اس کی گردن میں ڈال دیا جائے گا پھر وہ سانپ آدمی کو اپنے دونوں جبڑوں سے جکڑے گا اور کہے گا میں تیرا مال ہوں اور میں تیرا خزانہ ہوں۔

مانعین زکوۃ کے لئے دنیا میں وعید:

حدیث میں ہے: ما منع قوم الا الزكوة الا ابتلاهم الله بالسنين (طبرانی) جو قوم زکوۃ نہیں دیتی اللہ تعالی اسے قحط سالی اور بھوک و افلاس میں گرفتار کر دیتا ہے۔ دوسری حدیث میں ہے: وما خالطت الصدقة او قال الزكوة مالا الا افسدته (بیہقی) صدقہ اور زکوۃ کا مال جس مال میں مل جائے وہ مال ہلاک ہو جاتا ہے

زکوۃ ادا کرنے کی فضیلت:

حدیث میں حضرت ابو ہریرہؓ فرماتے ہیں ایک اعرابی نبی اکرم ﷺ کے پاس آیا اس نے عرض کی: "دلنى على عمل اذا عملته دخلت الجنة قال تعبد الله ولا تشرك به شيئا وتقيم الصلوة المكتوبة وتؤدى الزكوة المفروضة وتصوم رمضان قال والذى نفسى بيده لا ازيد على هذا شيئا ولا انقص منه فلما ولى قال النبى ﷺ من سره ان ينظر الى رجل من اهل

الجنۃ فلینظر الی ھذا" [متفق علیہ۔ مشکوۃ ج ا ص ۱۲ کتاب الایمان]

"آپ مجھے ایسا عمل بتائیں جسکے کرنے سے میں جنت میں داخل ہو جاؤں آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ کی عبادت کر اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ کر پھر فرض نماز قائم کر پھر فرض زکوۃ ادا کر اور رمضان المبارک کے روزے رکھ اس نے قسم اٹھا کر کہا میں اس سے نہ زیادہ کروں گا نہ ہی کم آپ نے فرمایا جو آدمی جنتی شخص کو دیکھنا پسند کرے وہ اس آدمی کو دیکھ لے۔"

زکوۃ عقل کی روشنی میں:

کتاب وسنت کی طرح عقل وبصیرت بھی زکوۃ کی فرضیت من وعن تسلیم کرتی ہے چنانچہ بدائع جلد دوم ص ۳ میں ہے۔

"زکوۃ دینے کی بنا پر زکوۃ ادا کرنے والے کے نفس کی اصلاح ہوتی ہے اور وہ ہر قسم کے گناہوں سے بچ جاتا ہے اس لئے کہ نفس اور لالچ کے درمیان گہرا تعلق ہے۔ اور لالچ بدترین خصلت ہے یہاں تک کہ لالچی اور حریص انسان کا دل موت کے وقت بھی مال میں اٹکا ہوتا ہے بالآخر دنیا اور آخرت کی رسوائی اس کا مقدر بن جاتی ہے لیکن اس کے بالمقابل اگر کوئی زکوۃ نکالنے کا عادی بن جائے تو اس کا نفس لالچ سے پاک ہو جاتا ہے اور اس کے اندر اللہ تعالیٰ اور بندوں سے تعلق ان کے حقوق کی ادائیگی اور اونچے اخلاق اور پرہیزگاری جیسی بے بہا خصلتیں پیدا ہو جاتی ہیں۔

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: "خذمن اموالھم صدقۃ" زکوۃ کے ذریعہ غریبوں، اپاہجوں، کمزور اور ناداروں کی اعانت ہو جاتی ہے۔"

۳..... مال ودولت اللہ تعالیٰ کی نعمت ہے اور عقل کا تقاضا بھی یہ ہے اس کی قدر کی جائے اور اسکا شکریہ ادا کیا جائے اور اس کا بہترین طریقہ یہ ہے کہ اپنی ضرورت سے زائد نعمت کو ایسے لوگوں پر خرچ کیا جائے جو اس نعمت سے محروم ہوں۔ قرآن مجید میں ارشاد باری تعالیٰ ہے:

"وفی اموالھم حق للسائل والمحروم (ذاریات"

"ان کے اموال میں مانگنے اور نہ مانگنے والوں کا حق ہے۔"

زکوۃ ایک مطالبہ ہے:

اسلامی نقطہ نظر میں مالداروں کے مال میں غریبوں کا حق ہے اسی حق کا نام زکوۃ ہے یہ حق اور اس کی مقدار مبہم اور نا معلوم نہیں بلکہ لینے والے اور دینے والے ہر دو فریق اسے بخوبی جانتے ہیں اللہ تعالیٰ نے خود اس کو حق قرار دیا ہے اور اس کی مقدار متعین فرمائی ہے جو لوگ اس حق کی ادائیگی کریں گے وہ ہی اس کے نزدیک جنت میں اکرام کے مستحق ہوں گے ان کے متعلق ارشاد ہے: ((والذین فی اموالھم حق معلوم للسائل والمحروم)) (معارج) "جن کے مال میں حصہ مقرر ہے سوال کرنے والوں اور محروم لوگوں کے لئے۔"

[جاری ہے]

تبصرہ کتاب "صرف لفظ اللہ"

حافظ عبدالغفار روپڑی

ماشاء اللہ کتاب ایک اچھی کاوش ہے۔ خاص کر معاشرتی سلسلہ کے اندر بحر کیف مصنف کو جتنی اللہ نے توفیق دی اس نے اس کے مطابق کام کیا۔ مصنف کے مطالعے کی داد دینی چاہیے، مصنف کی نیت بھی بہت اچھی ہے اور اس کاوش میں مصنف نے انتہائی دینداری کا مظاہرہ کیا ہے۔ ہماری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کتاب کو قبول فرمائے۔ کیونکہ واقعہ ہمارے معاشرہ میں یہ چیز پائی جاتی اور اس کا خاتمہ ضروری ہے لیکن یہ عمل تدریجاً ہوگا۔ مگر اس سلسلہ میں چند گزارشات پیش خدمت ہیں۔

1۔ لفظ اللہ اور خدا میں افضل لفظ اللہ تعالیٰ ہے اس میں کوئی اختلاف نہیں۔

2۔ لفظ اللہ کے بارے میں بھی اختلاف ہے کہ یہ عربی زبان کا لفظ ہے یا سریانی، عبرانی یا طورانی وغیرہ زبانوں کا لفظ ہے۔ یہ زبانیں نزول قرآن سے بہت پہلے کی ہیں جبکہ عربی غالباً حضرت اسماعیل علیہ السلام سے شروع ہوئی۔ ایسے میں سوچیں اس کا نتیجہ کیا نکلتا ہے۔ شرک کے فتوؤں سے گریز بہتر ہے۔

3۔ اگر اس وقت دنیا کی اکثریت مسلمان آبادی کا لحاظ رکھیں تو وہ اردو یا فارسی وغیرہ زبانیں بولنے اور لکھنے والے اور لفظ خدا کے تلفظ پر عموم بلوی ہے۔ کیا اکابر نے قرآن کریم اور احادیث مبارکہ و دیگر کتب کے جو تراجم کیے ہیں ان میں لفظ اللہ کا ترجمہ انہوں نے خدا نہیں کیا۔ کیا یہ سب تراجم حرام اور ناجائز کے زمرہ میں ہیں۔

لفظ کو نہیں حقیقت لفظ کو غور سے دیکھ
یہی وہ راز ہے کہ آشنا نہیں اس سے ہم

ضرورت رشتہ

32 سالہ نوجوان بوجہ مجبوری دوسری شادی، سادگی سے نکاح۔ جہیز کی کوئی ضرورت نہیں اور برادری کی کوئی قید نہیں [عقب جنرل ہسپتال لاہور۔ 0300-8532472]

اہل توحید کی جماعتیں ایک دوسرے کو برداشت کرنا سیکھیں!

حافظ عبدالغفار روپڑی

لاہور جماعت الحدیث پاکستان کے امیر "جامعہ اہلحدیث لاہور" کے مہتمم روپڑی خاندان کے چشم و چراغ حافظ عبدالغفار روپڑی نے کہا ہے کہ اہل توحید کی جماعتیں ایک دوسرے کو برداشت کرنا سیکھیں۔کوئی بھی جماعت اکیلے دعوتی چیلنجز کا مقابلہ نہیں کرسکتی۔ہمیں مل کر توحید وسنت کی اشاعت اور اہل توحید کو درپیش سیاسی، سماجی، معاشی ومعاشرتی مسائل حل کرنا ہوں گے۔لاہور میں حدیبیہ کے ایڈیٹر سید عامر نجیب اور حافظ ناصر محمود کو انٹرویو دیتے ہوئے انہوں نے مزید کہا کہ اہلحدیث کی تنظیموں کو ایک دوسرے کی مخالفت نہیں کرنی چاہیے۔انہوں نے کہا کہ اس وقت صورتحال یہ ہے کہ ایک جماعت دوسری جماعت کی خدمات کو تسلیم کرنے اور اسے برداشت کرنے کے لیے تیار نہیں اور جو جماعتیں بڑی سمجھی جاتی ہیں ان میں اتنا ہی ظرف کی کمی ہے۔اسی لیے باہمی رابطے کا بھی فقدان ہے،ضرورت اس بات کی ہے کہ ہم متحدہ ہو کر عوام کو اتحاد کا پیغام دیں جب ان سے پوچھا گیا کہ آپ نے اتحاد کے حوالے سے اپنی طرف سے کیا پیش رفت کی ہے تو حافظ صاحب نے جواب دیا کہ ہم کوشش کرتے رہے ہیں لیکن وہ بارآور نہیں ہوسکیں۔ہم دعوتی میدان میں سب کچھ کرتے ہیں اور کرنا چاہتے ہیں، ہم اپنے سالانہ جلسے میں تمام اہلحدیث جماعتوں کے نمائندوں کو شریک کرتے ہیں اگر یہی طریقہ تمام جماعتیں اختیار کریں تو میرے خیال میں قربتیں بڑھیں گی اور اتحاد کے لیے فضا کارساز ہوگی۔

ایک سوال کے جواب میں حافظ عبدالغفار روپڑی نے کہا کہ مغربی جمہوریت اسلام سے متصادم ہے۔ہمارے ملک میں کیونکہ عملاً یہی نظام رائج ہے اس لیے اہل حدیث کی سیاست موثر نہیں۔انہوں نے کہا اگرچہ آئین میں قرآن وسنت کو سپریم لاء اقتدار اعلیٰ اللہ کی ذات کو تسلیم کیا گیا ہے لیکن ایسا صرف لکھنے کی حد تک ہے۔ضرورت اس بات کی ہے کہ ہم اس نظام کی اصلاح کریں، اپنے اندر اتنی قوت پیدا کریں کہ دیگر سیاسی جماعتوں پر دباؤ ڈال کر اصلاحات کرسکیں۔ایک دوسرے سوال کے جواب میں انہوں نے کہا کہ مسائل کا حل جمہوریت میں نہیں بلکہ قرآن وسنت میں ہے اور ویسے بھی حقیقی جمہوریت تو پاکستان میں آئی ہی نہیں یہ تو آمریت ہی کی کوئی صورت معلوم ہوتی ہے۔

انہوں نے کہا کہ مسائل کے حل کے سلسلے میں کچھ عوام کی بھی ذمہ داری ہے، مسلمان قرآن وسنت کے قریب ہوں تو مسائل خود بخود حل ہو جائیں گے، عوام اپنی اصلاح کریں، عوام کی اصلاح ہوگی تو حکمران بھی اصلاح یافتہ میسر آئیں گے۔ایک سوال کے جواب میں انہوں نے کہا کہ ماضی میں سیاسی جماعتوں کا اچھا کردار ہوا کرتا تھا وہ عوام کی آواز ہوا کرتی تھیں۔لیکن آج سیاسی ومذہبی جماعتوں کا طرز عمل مایوس کن ہے، اس لیے سیاست دھوکے کا میدان بن گیا ہے جو جتنا جھوٹ بول سکتا ہے، عوام کو جتنا دھوکہ دے سکتا ہے اتنا کامیاب ہے اس لیے اہل حدیث کے لیے سیاست مشکل میدان بن گیا ہے کیونکہ ہم لوگوں کو بیوقوف نہیں بنا سکتے

مدارس کے نصاب کے متعلق سوال کا جواب دیتے ہوئے انہوں نے کہا کہ قرآن وحدیث کے علاوہ بھی علوم ماضی میں پڑھائے جاتے رہے ہیں۔آج بھی ضروری عصری تعلیم میں کوئی قباحت نہیں، ہم نے اپنے مدرسے کے ہر طالب علم کو عصری تعلیم کے مواقع فراہم کیے ہیں۔بی۔اے تک امتحانات کی تیاری کے لیے باقاعدہ ٹیچرز کا بندوبست ہے۔انہوں نے کہا کہ مدارس کے اساتذہ میں اسلاف جیسے جذبے کی ضرورت ہے لیکن اس میں اساتذہ کی بھرپور توجہ درکار ہے۔ایک اور سوال کے جواب میں حافظ صاحب نے کہا کہ اساتذہ کے اپنے حقیقی مسائل بھی ہیں، مہنگائی اتنی زیادہ ہوگئی ہے کہ مدارس کی تنخواہوں میں گزارہ مشکل ہوتا ہے۔انہیں معاشی طور پر گزارہ کرنے کے لیے ادھر ادھر ہاتھ پاؤں مارنے پڑتے ہیں جس کی وجہ سے وہ مدارس میں توجہ اور یکسوئی کے ساتھ تعلیم نہیں دے پا رہے، پڑھانے کے لیے جس تیاری کی ضرورت ہے اس کا ان کے پاس وقت نہیں، جس کی وجہ سے تعلیمی معیار گر رہا ہے۔میں اہل خیر کی توجہ اس جانب مبذول کراؤں گا کہ وہ مہنگائی کی مناسبت سے مدارس کے اساتذہ اور دیگر علمائے کرام پر توجہ دیں تاکہ یہ طبقہ فکر روزگار سے بے نیاز ہو کر دین کی خدمت کر سکے۔حافظ عبدالغفار روپڑی نے ایک سوال کے جواب میں کہا کہ آج صرف علماء کو مبلغ سمجھا گیا، اسلام تو اپنے ہر ماننے والے کو مبلغ دیکھنا چاہتا ہے آج کل اگر اہل توحید کا ہر فرد اپنی دعوتی ذمہ داری کا احساس کرے اور مبلغ بن جائے تو دور جدید کے تمام فتنوں سے نمٹا جاسکتا ہے۔انہوں نے کہا کہ بدقسمتی سے آج مسلمانوں میں تبلیغی جذبہ باقی نہیں رہا۔اسلام کی حمیت اور اسلام کے ساتھ جو محبت ہونی چاہیے وہی نہیں رہی۔

[بشکریہ: ہفت روزہ "حدیبیہ" کراچی پاکستان]

مولانا محمد حنیف ندویؒ

عبدالرشید عراقی

ندوۃ العلماء لکھنو نے اپنے دور کمال میں ایسے نامور علمائے کرام پیدا کیے جنہوں نے تفسیر، حدیث، فقہ، تاریخ وسیر اور دوسرے علوم وفنون میں جو تحریری خدمات انجام دیں وہ برصغیر کی اسلامی تاریخ میں ایک سنگ میل کی حیثیت رکھتی ہیں۔ مثلاً علامہ سید سلیمان ندویؒ، معین الدین الندویؒ، مصنف خلفائے راشدین، مولانا عبدالسلام ندوی، مصنف اسوۂ صحابہ، مولانا حافظ مجیب اللہ ندوی، مولانا معین الدین احمد ندوی مصنف دین رحمت مولانا عبدالسلام قدوائی ندوی، مولانا سید ریاست علی ندوی، مولانا محمد ناظم ندوی، مولانا مختار احمد ندوی، مولانا سید ابوالحسن علی ندوی، مولانا ہدایت اللہ ندوی، مولانا عبدالقادر ندوی، مولانا محمد حنیف ندوی، مولانا سید ادریس احمد جعفری ندوی وغیرہم شامل ہیں۔ ان علمائے کرام کے دینی وعلمی اور تاریخی وادبی کارنامے علمی وادبی دنیا میں جگمگاتے نظر آتے ہیں۔ مولانا حنیف ندوی قدرت کی طرف سے اچھے دل ودماغ لے کر پیدا ہوئے تھے اور اللہ تعالیٰ نے حافظہ کی غیر معمولی نعمت سے نوازا تھا۔ عام علوم اسلامیہ اور فلسفہ ومنطق پر انہیں خاصہ عبور حاصل تھا۔ ٹھوس اور قیمتی مطالعہ ان کا سرمایہ تھا، فلسفہ اور تاریخ پر ان کی گہری نظر تھی بلکہ سیاست کے علاوہ عالمی سیاست سے نہ صرف باخبر تھے بلکہ اس پر اپنی ناقدانہ رائے رکھتے تھے۔ برصغیر کی قومی وملی اور سیاسی تحریکات کے قیام اور ان کے پس منظر سے پوری واقفیت رکھتے تھے۔ لغت وقوائد پر ان کی گہری نظر تھی، عربی فارسی اور اردو کے بلند پایہ انشاء پرداز تھے، ان کی تحریر میں برجستگی، سلاسلت اور روانی ہوتی تھی اور اپنی تحریر نادر تشبیہیں، محاورات اور امثال بھی استعمال کرتے تھے۔ دینی غیرت وحمیت اور حق گوئی بیباکی میں مولانا ندویؒ ایک زندہ مثال تھے۔ حق میں کسی قسم کی معمولی سی مداہنت کو بھی وہ جائز نہیں سمجھتے تھے، حق گوئی انکی امتیازی صفت تھی۔

<u>ولادت وتعلیم:</u> مولانا محمد حنیف جون 1908ء کو گوجرانوالہ میں پیدا ہوئے عصری تعلیم پرائمری تھی، اس کے بعد ان کے والد محترم نے دینی تعلیم کے حصول کے لیے جامعہ محمدیہ گوجرانوالہ میں داخل کرادیا۔ جامعہ محمدیہ کے صدر مدرس شیخ الحدیث مولانا محمد اسماعیل سلفیؒ تھے۔ ان کی زیر نگرانی مولانا حنیف ندوی نے دینی علوم کی تکمیل کی۔ اس وقت مولانا محمد حنیف کی عمر 17 سال تھی۔ مشہور مورخ اور دانشور مولانا اسحٰق بھٹی لکھتے ہیں کہ:

گوجرانوالہ میں محمد حنیف پہلے طالب علم تھے جنہوں نے مولانا محمد اسماعیل سے علوم متداولہ کی تکمیل کی اور ان کی شاگردی سے متاثر ہوئے انہوں نے اپنے اس لائق شاگرد کی بہترین طریقے سے علمی تربیت کی اس پایہ کا ذہین شاگران کو بعد میں نہیں ملا۔

<u>دارالعلوم ندوۃ العلماء میں داخلہ:</u> 1928ء میں مولانا محمد حنیف شیخ الحدیث مولانا محمد اسماعیل سلفی کی تحریک پر دارالعلوم ندوۃ العلماء لکھنو میں داخل ہوئے۔ مولانا اسماعیل نے ایک سفارشی خط علامہ سید سلیمان ندوی کے نام دیا۔ چنانچہ مولانا محمد حنیف کو ندوہ میں داخلہ مل گیا۔ ندوہ میں آپ نے جن اساتذہ سے مختلف علوم میں اکتساب فیض کیا ان میں مولانا عبدالرحمان نگرامی ندوی، مولانا حیدر حسن ٹونکی اور مولانا حفیظ اللہ اعظمی خاص طور پر قابل ذکر ہیں۔ عربی ادب میں طلبائے ندوہ نے ایک مقام حاصل کیا اور اس فن (عربی ادب) میں اندرون ملک کے علاوہ عالم اسلام میں بھی شہرت حاصل ہوئی۔ ان میں مولانا مسعود عالم ندوی، مولانا حافظ مجیب اللہ ندوی، مولانا ابوالحسن علی ندوی، اور مولانا محمد حنیف ندوی قابل ذکر ہیں۔

1930ء میں مولانا محمد حنیف ندوۃ العلماء لکھنو سے فارغ ہوئے اور دارالمصنفین اعظم گڑھ علامہ سید سلیمان ندوی کے پاس چلے گئے۔ دارالمصنفین میں آپ کا قیام تقریباً 2 ماہ رہا اور اس کے بعد گوجرانوالہ میں تشریف لے آئے۔

<u>گوجرانوالہ میں قیام:</u> جب مولانا محمد حنیف اعظم گڑھ سے گوجرانوالہ تشریف لائے تو اس وقت برطانوی سامراج کے خلاف کئی تحریکیں جاری تھیں اور گوجرانوالہ شہر کو بھی برصغیر میں ایک امتیازی حیثیت حاصل تھی اور گوجرانوالہ کے لوگ آزادی وطن کے سلسلہ میں بڑے سرگرم عمل تھے اور اس سلسلہ میں گوجرانوالہ کے نوجوانوں نے "نوجوان بھارت سبھا" کے نام سے ایک تنظیم قائم کی ہوئی تھی۔ مولانا محمد حنیف ندوی اس تنظیم کے باقاعدہ رکن بن گئے اور برطانوی سامراج کے خلاف تقریریں کرنی شروع کردیں چنانچہ حکومت نے آپ کو گرفتار کرلیا، عدالت میں مقدمہ چلا اور 2 ماہ قید کی سزا سنائی گئی، قید کی مدت آپ نے قصور جیل میں کاٹی۔

<u>لاہور میں قیام:</u> رہائی کے بعد مولانا محمد حنیف ندوی کو شیخ الاسلام مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ کی تحریک پر جامع مسجد مبارک اہلحدیث (اسلامیہ کالج ریلوے روڈ) لاہور کا خطیب مقرر کیا گیا۔ اس وقت آپکی عمر 22 سال تھی، خطابت کے علاوہ روزانہ بعد نماز مغرب پون گھنٹہ درس قرآن بھی آپ کے فرائض میں شامل تھا آپ کے درس قرآن میں کالج کے طلباء و پروفیسر اور انگریزی تعلیم حضرات بھی شامل ہوتے تھے۔ آپ کے درس قرآن کے بارے میں مولانا اسحٰق بھٹی لکھتے ہیں۔ تفسیر مولانا کا خاص موضوع تھا، عربی کی قدیم وجدید تفاسیر کھنگال ڈالی تھیں اور قرآن کے مطالب ومعانی اور رموز ونکات ان کے خزانہ ذہن میں محفوظ تھے۔ اس لیے لوگ جوق در جوق آپ کے درس قرآن میں شامل ہونے لگے، خطبہ جمعہ میں بھی

لوگوں کی کثرت ہوتی تھی ،مولانا ظفر علی خاں بھی شریک ہوتے تھے۔
مولانا ندوی 18 سال تک مسجد مبارک سے وابستہ رہے اس دوران تین بار آپ نے قرآن پاک ختم کیا اس کے بعد یہ سلسلہ ہمیشہ کے لیے ختم ہو گیا

مولانا محمد حنیف ندوی بطور صحافی: مولانا محمد حنیف ندوی جب مسجد مبارک میں درس قرآن ارشاد فرماتے تھے اور مولانا ظفر علی خاں ان کے درس قرآن میں شریک ہوتے تھے تو انہوں نے مولانا محمد حنیف کو اپنے اخبار ''زمیندار'' کے عملہ ادارت میں شامل ہونے کی پیشکش کی ،لیکن آپ نے بطریق احسن معذرت کر لی۔مولانا غلام رسول مہر اور مولانا عبدالمجید سالک جو روزنامہ ''انقلاب'' نکالتے تھے انہوں نے مولانا محمد حنیف ندوی کو پیشکش کی کہ انقلاب کے عملہ ادارت میں شامل ہو جائیں ،لیکن آپ اس پر رضامند نہ ہوئے۔مولانا محمد حنیف ادوار میں کئی رسائل و جرائد کے مدیر و معاون مدیر رہے جنکی تفصیل درج ذیل ہے۔1۔ماہنامہ حقیت اسلام لاہور (مدیر) 2۔ماہنامہ اسلامی زندگی لاہور (مدیر) 3۔ماہنامہ مسلمان لاہور (نائب مدیر) اسکے مالک و مدیر مولانا عبدالمجید سوہدرویؒ تھے۔4۔ہفت روزہ الاخوان گوجرانوالہ (مدیر) 5۔ہفت روزہ الاعتصام گوجرانوالہ ،لاہور)

19 اگست 1949ء کو مولانا محمد عطاء اللہ حنیف بھوجیانی نے گوجرانوالہ سے ہفت روزہ الاعتصام جاری کیا۔مولانا محمد حنیف ندوی اس کے ایڈیٹر مقرر ہوئے اور 15 مئی 1951ء تک آپ ایڈیٹر رہے۔اسکے بعد مولانا محمد حنیف ادارہ ثقافت اسلامیہ لاہور سے وابستہ ہو گئے اور وفات تک ان کا تعلق ادارہ ثقافت اسلامیہ سے رہا۔

علمی تبحر: مولانا محمد حنیف ندوی اپنے علمی مرتبہ کے اعتبار سے صاحب کمال تھے۔تمام علوم اسلامیہ یعنی تفسیر ،حدیث ،فقہ ،اصول فقہ ،تاریخ و سیر ،علم کلام ،لغت ،عربیت ،فلسفہ اور صرف النحو میں عبور استحضار حاصل تھا فلسفہ قدیم و جدید پر ان کی نظر وسیع تھی مولانا ندوی 1973ء تا 1982ء اسلامی نظریاتی کونسل کے ممبر بھی رہے۔اہل علم و اہل قلم نے ان کے علمی تبحر اور صاحب کمال ہونے کا اعتراف کیا ہے۔

پروفیسر سراج منیر مرحوم اپنے ایک مقالہ میں لکھتے ہیں کہ مولانا محمد حنیف ندوی مرحوم کو علم دینیہ کے تمام میدانوں میں یکسانیت حاصل تھی مولانا عطاء اللہ حنیف فرمایا کرتے تھے کہ: مولانا محمد حنیف ندوی صاحب تحقیق عالم تھے۔علوم اسلامیہ پر ان کی نظر وسیع تھی۔

پروفیسر کلیم عنائیت اللہ نسیم سوہدروی مرحوم فرمایا کرتے تھے:
کہ مولانا محمد حنیف ندوی بڑے عالم و فاضل ،مورخ ،محقق ،فلسفی اور علوم قدیم و جدید پر ماہرانہ نظر رکھنے والے انسان تھے۔سیاسیات حاضرہ کے علاوہ عالمی سیاست پر بھی ان کی نظر وسیع تھی ،مولانا ظفر علی خاں سے بہت زیادہ متاثر تھے اور ان کی ادبی و علمی و سیاسی خدمات کے بہت زیادہ معترف تھے ،جب بھی لاہور میں ان سے ملاقات ہوتی اور ایک دو گھنٹہ کی نشست ہوتی ۔تو مولانا ظفر علی خاں کے اشعار سننے کی فرمائش کرتے اور اشعار سن کر محظوظ ہوتے تھے۔

جماعت اہلحدیث کے لیے خدمات: مولانا محمد حنیف ندوی ابتداء ہی سے آل انڈیا اہلحدیث کانفرنس کے مجلس عاملہ کے رکن تھے انجمن اہلحدیث کی مجلس عاملہ کے بھی رکن تھے۔قیام پاکستان کے بعد مغربی پاکستان جمعیۃ اہلحدیث کا قیام عمل میں آیا تو اس کی بھی مجلس عاملہ اور شوریٰ کے رکن رہے۔1955ء الجامعۃ السلفیہ کے نام سے لائل پور (فیصل آباد) کا قیام عمل میں آیا۔(جامعہ سلفیہ کا نام آپ ہی نے تجویز کیا تھا) الجامعۃ السلفیہ کی ابتدائی کلاسیں لاہور (شیش محل روڈ) میں شروع ہوئیں تو اس میں پانچ علمائے کرام تدریس پر مامور ہوئے۔ان پانچ میں مولانا محمد حنیف ندوی تھے۔بقیہ چار اساتذہ درج ذیل تھے۔1۔مولانا سید محمد داؤد غزنویؒ 2۔شیخ الحدیث مولانا محمد اسماعیل سلفیؒ 3۔مولانا محمد عطاء اللہ حنیف بھوجیانیؒ 4۔مولانا شریف اللہ خاں سواتیؒ۔

تلامذہ: مولانا محمد حنیف ندوی کے چند مشہور تلامذہ درج ذیل ہیں۔
مولانا قاضی محمد اسلم سیف فیروز پوریؒ ،مولانا حافظ عبدالرشید گوہڑوی ،حافظ عزیز الرحمان لکھوی ،ڈاکٹر مجیب الرحمان پروفیسر راج شاہی یونیورسٹی (بنگلہ دیش) مولانا ارشاد الحق اثری ،مولانا برق التوحید ،علامہ محمد مدنی (جہلم) ،مولانا محمد خالد سیف (اسلامی نظریاتی کونسل اسلام آباد)

تصانیف: مولانا محمد حنیف ندوی کا شمار نامور مصنفین میں ہوتا ہے۔آپ نے مختلف موضوعات پر یادگار کتابیں چھوڑیں ہیں۔تصانیف کی فہرست درج ذیل ہے۔(1) تفسیر سراج البیان (۵ جلد) (2) ترجمہ قرآن مجید مولانا فتح محمد جالندھری نظر ثانی (3) مطالب القرآن فی ترجمۃ القرآن (4) ترجمہ صحیح بخاری بنام ''الاسوۃ'' (5) گاندھی جی کی ہوا میں شردھا کے پھول۔ 6۔مجبوریاں (7) مسئلہ اجتہاد (8) افکار ابن خلدن (9) سرگزشت غزالی (10) تعلیمات غزالی (11) مکتوب مدنی (12) عقلیات ابن تیمیہ (13) افکار غزالی (14) مسلمانوں کے عقائد و افکار (15) اساسیات اسلام (16) تہافتہ الاسلام (17) مطالعہ قرآن (18) مطالعہ حدیث (19) لسان القرآن (۲ جلد) (20) مہر نبوت قرآن کے آئینہ میں (21) مرزائیت نئے زاویوں سے۔

وفات: مولانا محمد حنیف ندوی نے 79 سال کی عمر میں 12 جولائی 1987ء کو لاہور میں انتقال کیا۔مولانا فضل الرحمان لازہری خطیب جامع مسجد مبارک اہلحدیث (اسلامیہ کالج ریلوے روڈ) لاہور نے نماز جنازہ پڑھائی اور وحدت روڈ کے قبرستان میں دفن ہوئے۔

اللھم اغفرہ وارحمہ

کاتب وحی سیدنا حضرت امیر معاویہ بن ابی سفیانؓ

قاری محمد حسن سلفی، تبہ سلطان پور وہاڑی

مالک کائنات نے جس طرح ہر اس چیز کو جس کی نسبت ختم نبوت کے تاجدار حضرت محمد کریم ﷺ کی طرف ہوگئی اسے زمین کی پستیوں سے اٹھا کر اوج ثریا کی بلندیوں تک پہنچا دیا اسی طرح جو مقدس اور پاکباز ہستیاں، نفوس قدسیہ حضرات صحابہ کرامؓ آپ کے ارد گرد جمع ہوئے ان کی عظمت وفضیلت بھی قرآن مجید میں جا بجا بیان کی گئی ہے۔ اس لیے کہ وہ محمد عربی ﷺ کے غلام بن گئے۔

قرآن کریم نے صحابہ کرامؓ کے تین طبقات بیان فرمائے ہیں۔

1. والسابقون الاولون من المهاجرین والانصار والذین اتبعوا هم باحسان رضی الله عنه ورضوعنه. [التوبة]

اللہ رب العالمین ان سب سے راضی ہوگیا اور وہ اس سے راضی۔ اب ہمیں کیا اختیار ہے کہ ہم اعتراض کریں کہ جی حضرت امیر معاویہؓ، حضرت ابوسفیانؓ و دیگر فتح مکہ کے بعد مسلمان ہوئے۔ ہمارا یوں ایمان ویقین ہے کہ ایک شخص اپنی ساری عمر کفر وشرک میں گزار دے زمانے کا ہر جرم اس میں پایا جاتا ہو مگر جب ایک دفعہ اس نے اخلاص سے کلمہ وحدانیت ورسالت پڑھ لیا اس کی سابقہ ساری غلطیاں معاف کر دی جاتی ہیں اور اگر اس نے دیدار مصطفی ﷺ کا شرف بھی حاصل کر لیا تو وہ صحابی مصطفی بن گیا ہے۔

قرآن مجید کہتا ہے: اذا جآء نصر الله والفتح o ورایت الناس یدخلون فی دین الله افواجا o

جب اللہ کی مدد آگئی اور فتح (مکہ) آگئی، آپ لوگوں کو دیکھیں گے کہ وہ فوج در فوج اللہ کے دین میں داخل ہونگے فتح مکہ کے بعد حضرت عباسؓ، حضرت ابوسفیانؓ کو لے کر رات کی تاریکی میں رسول اقدس ﷺ کے پاس حاضر ہوئے۔ ابوسفیانؓ نے کلمہ پڑھا اور مسلمان ہوگیا۔ حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے عرض کیا اے اللہ کے رسول ﷺ! ابوسفیان کو کوئی نمایاں مقام دیجیے۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ آج ابوسفیان کا گھر دار الامان ہے، جو اس کے گھر چلا جائے گا اسے امن مل جائے گا۔ حضرت امیر معاویہؓ جو عمرۃ القضاء کے موقعہ پر ہی دلی طور پر مسلمان ہو چکے تھے لیکن اپنا اسلام چھپائے رکھا پھر فتح مکہ کے بعد اپنا اسلام ظاہر کیا، ان کی والدہ ہندہ بھی مسلمان ہو گئیں، بھائی یزید بن ابی سفیان بھی مسلمان ہو گیا، بہن ام حبیبہؓ (رملہ) وہ پہلے سے ہی مسلمان اور عقیدہ نبوی میں تھیں۔

"النبی اولیٰ بالمؤمنین من انفسهم وازواجه امهتهم."

[الاحزاب]

"نبی ﷺ ایمان والوں کی جانوں سے بھی زیادہ قریب ہے اور ان کی بیویاں ایمان والوں کی مائیں ہیں۔"

اتنا خوش نصیب گھرانہ کہ ماں، باپ، بہن، بھائی سب حلقہ بگوش اسلام ہو چکے تھے۔ جنگ حنین، جنگ یرموک میں اپنی بہادری اور شجاعت کی تاریخیں رقم کرنے والے امیر معاویہ جن کو رسول اللہ ﷺ نے کاتبین وحی میں شامل فرمایا۔ اللہ رب العالمین فرماتے ہیں:

"فی صحف مکرمة o مرفوعة مطهرة o بایدی سفرة o کرام بررة o" [سورة: عبس]

یہ قرآن عزت والے صحیفوں میں بلند اور جگہ پاک میں لکھنے والے ہاتھوں میں ہے جو عزت والے اور نیک آدمی ہیں۔ حضرت امیر معاویہ کو مزید نبی کریم ﷺ نے اپنا خصوصی محرر مقرر کر رکھا تھا۔ نبی کریم نے غیر مسلم حکمرانوں کے نام 106 خط لکھے جن میں سے 67 خطوط امیر معاویہؓ نے تحریر کیے۔

ہم اپنی دوکان اور فیکٹری میں منشی اور کیشئر اسے رکھتے ہیں جس کی امانت ودیانت پر پورا اعتماد ہو اگر معاذ اللہ ناطق وحی ﷺ کو حضرت امیر معاویہؓ کے ایمان پر یقین نہ تھا تو اس عظیم ہستی کو پیارے نبی ﷺ کاتب وحی اور اپنا سیکرٹری کیوں مقرر فرماتے۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

"اللهم علمه الکتاب والحساب وقه العذاب"

"اے اللہ معاویہ کو کتاب وحساب کا علم دے اور عذاب سے بچا۔"

دوسری حدیث: "اللهم اجعل معاوية هاديا ومهديا" اے اللہ معاویہ کو ہادی اور مہدی بنا دے۔

ایک دفعہ حضرت امیر معاویہؓ ام المومنین ام حبیبہؓ کے گھر

تشریف لائے انہوں نے اپنے بھائی کے سر میں تیل کی مالش کرنا شروع کر دی۔اسی اثناء میں حضور سرورکونین ﷺ بھی تشریف لے آئے آپ ﷺ نے فرمایا ام حبیبہؓ کیا کررہی ہو؟ عرض کیا یارسول اللہ مجھے اپنے بھائی سے بہت محبت ہے، میں اس لیے انکے سر میں تیل لگارہی ہوں تو نبی کائنات ﷺ نے فرمایا تم صرف امیر معاویہؓ سے محبت نہیں کرتی بلکہ " فان الله ورسوله یحبانه " بے شک اللہ اوراس کے رسول ﷺ کو بھی معاویہؓ سے محبت ہے۔ حضرت امیر معاویہؓ، ابوبکر صدیقؓ، عمر فاروقؓ، عثمان غنیؓ کے زمانے میں اعلیٰ عہدوں پر فائز رہے۔رسول اقدس ﷺ کا ارشاد گرامی ہے:"اول جیشی من امتی یغزون البحر فقد اوجبوا" میری امت کا پہلا لشکر جو سمندروں میں جہاد کرے گا وہ جنتی ہیں۔

تاریخ شاہد ہے کہ حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے دور خلافت میں ملک شام کے گورنر سیدنا امیر معاویہؓ تھے اور وہاں سمندر پار جہاد کے لیے بحری بیڑے حضرت سیدنا امیر معاویہؓ نے بنوائے تھے۔گویا کہ محمد ﷺ نے پہلے سے حضرت امیر معاویہؓ پر جنت کے واجب ہونے کی پیشین گوئی فرمادی تھی۔اقبالؒ نے کہا تھا

دشت تو دشت ہیں صحرا بھی نہ چھوڑے ہم نے
بحر ظلمات میں دوڑا دیئے گھوڑے ہم نے

حضرت امیر معاویہؓ وہ صحابی ہیں جن کے متعلق امام کائنات ﷺ نے فرمایا:

"یبعث الله معاویة یوم القیامة رداء من نور الایمان ."

اللہ تعالیٰ قیامت کے دن معاویہؓ کو اٹھائیں گے کہ ان پر ایمان کے نور کی چادر ہوگی۔ساری امت کے روحانی ماموں سیدنا امیر معاویہؓ کے متعلق فرمان رسول ﷺ ہے:"یامعاویة ان ولیت الامر فاتقوا الله "اگر اللہ تمہیں اقتدار دے تو اللہ سے ڈرنا۔

حضرت سیدنا عبدالقادر جیلانیؒ سے کسی نے پوچھا کہ امیر معاویہؓ کے متعلق آپ کا کیا خیال ہے؟ توانہوں نے فرمایا:"میں جس راستے میں بیٹھا ہوں اگر اس راستے سے امیر معاویہؓ کا گھوڑا گزرے اس گھوڑے کے سموں سے لگنے والی مٹی میری آنکھوں کا سرمہ ہے"

مگر آج کل دشمنان صحابہؓ، دشمنان دین، دشمنان اہل بیت نے اس عظیم ہستی کو متنازعہ بنا کر عوام الناس کے سامنے پیش کیا ہے وہ یہ نہیں جانتے کہ خود حضرت حسنؓ نے رسول اللہ ﷺ کی بشارت کی تعبیر بنتے ہوئے حضرت امیر معاویہؓ سے صلح کی تھی اوران کو اپنا حاکم تسلیم کیا تھا اور پھر ان سے سالانہ وظیفہ بھی وصول کرتے رہے۔نبی کریم ﷺ نے پیشین گوئی فرمائی تھی کہ:ان ابنی هذا سید لعل الله ان یصلح بین الفئتین المسلمین. " بے شک میرا بیٹا سردار بنے گا اور مسلمانوں کی دو جماعتوں میں صلح کروائے گا خود نبی کائنات، حضرت محمد ﷺ حضرت علی اور حضرت معاویہؓ کی جماعتوں کو مسلمان کہہ رہے ہیں۔

اور آج کا کالا کافر حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ پر لعنت کرتا ہے اور غلیظ قسم کی زبان درازی کرتا ہے۔جو اہل بیت کی محبت کا لبادہ اوڑھ کر کل معاویہؓ کا دشمن تھا آج وہی اہل بیت کی محبت کا دعویٰ کرکے حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ سے بغض رکھتا ہے۔حالانکہ حضرت امیر معاویہؓ کو حضرت علی رضی اللہ عنہ سے کوئی ذاتی لڑائی نہ تھی، اختلاف صرف سیدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے قاتلین کی وجہ سے تھے۔جو حضرت علی رضی اللہ عنہ کی پناہ میں جاچکے تھے، انہی لوگوں نے حضرت حسن رضی اللہ عنہ کو مذل المومنین (معاذ اللہ) کہا تھا۔ایک مرتبہ حضرت علی رضی اللہ عنہ اس آیت مبارکہ کی تلاوت فرمارہے تھے۔ونزعنا مافی صدورهم من غل تجری من تحتهم الانهر. [الاعراف]

"کہ ہم اہل جنت کے دلوں کو صاف کردیں گے تو شیر خدا نے فرمایا کہ میرا اور امیر معاویہؓ کا اختلاف اور دلی رنجش کو اللہ تعالیٰ صاف کرکے جنت میں داخل فرمائیں۔یعنی حضرت علیؓ خود حضرت امیر معاویہؓ کو جنتی کہہ رہے ہیں۔آج افسوس کہ مسلمان اس عظیم ہستی کی وفات 22رجب 60ھ کو کونڈے کے نام سے ایک رسم بد کو جاری کیے ہوئے ہیں امیر معاویہؓ کی وفات کے دن میٹھی میٹھی چیزیں پکاکر تقسیم کی جاتی ہیں۔یہ دشمنان صحابہؓ کی چال ہے وہی جو سیدنا حضرت عثمان غنیؓ کے یوم شہادت کو بھی جشن عید غدیر کے نام سے مناتے ہیں۔حالانکہ رسول اللہ ﷺ کا ارشاد ہے:"لاتسبوا اصحابی" "لوگو میرے صحابہؓ کو برا نہ کہنا"

آج ہمیں دشمنان صحابہؓ اصلاً یہودی المذہب لوگوں کی اسلام مخالف سرگرمیوں کو سمجھنا ہوگا۔جو "میٹھے میٹھے" انداز سے شروع کرچکے ہیں

اے امیر شام تیری جاہ ومنزلت کو اللہ کی قسم
تیری عظمت کا ڈنکا بجا کے چھوڑوں گا
تیرے نام سے جو ملتے ہیں ملحد و زندیق
انہیں خدا کے غضب سے ڈرا کے چھوڑوں گا

☆......☆......☆

تبصرہ کتاب

مولانا یحییٰ عزیز ڈاھروی

نام کتاب: عقیدہ ختم نبوت میں علمائے اہل حدیث کی مثالی خدمات

مصنف: مولانا محمد رمضان یوسف سلفی

صفحات: 88

قیمت: ....

ناشر: مکتبہ رحمانیہ، ناصر روڈ، سیالکوٹ

پیش نظر کتاب میں عقیدہ ختم نبوت کے تحفظ اور دفاع میں اپنی زندگی کے شب و روز بسر کرنے والے علمائے اہلحدیث کی خدمات جلیلہ کو خراج تحسین پیش کیا گیا ہے۔ جو کہ ہمارے محترم دوست جماعت کے معروف قلمکار مولانا محمد رمضان یوسف سلفی کی قابل داد اور عمدہ کوشش ہے۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مصنف کی جدوجہد اور ناشر مکتبہ رحمانیہ کے معاونین کے تعاون کو قبول فرما کر نجات کا باعث بنائے۔ یاد رکھیں کہ دین اسلام میں نبوت کا مسئلہ کسی دور میں بھی مشکوک و مشتبہ نہیں رہا اور نہ ہی اس پر بحث کی ضرورت سمجھی گئی کیونکہ قرآن پاک کی 99 آیات کریمہ اور تقریباً 210 احادیث نبویہ ﷺ میں عقیدہ ختم نبوت کی حقانیت موجود ہے، ہر کلمہ گو کا ایمان ہے کہ امام الانبیاء حضرت محمد ﷺ اللہ کریم کے آخری رسول ہیں آپ کی نبوت اور سیرت پوری انسانیت کی رشد و ہدایت اور تا قیامت کے لیے ہمارے لیے اسوۂ حسنہ ہے۔ اس کے برعکس خیالات رکھنے والا اور اس کا پرچار کرنے والا نہ صرف دائرہ اسلام سے خارج ہو جاتا ہے بلکہ تعلیمات شرعیہ کی رو سے زندیق ہے اور موت کی سزا ہی اس کا مقدر ہے کیونکہ رسول اللہ ﷺ کے دور مبارک کے آخری لمحات میں بھی کذابان ختم نبوت ''اسود عنسی'' اور مسیلمہ کذاب ملعون نے نبوت کا دعویٰ کیا تھا۔ اسود عنسی کو تو رسول اللہ ﷺ کے صحابی فیروز دیلمی آپ کی زندگی میں قتل کر کے جہنم واصل کیا اور مسیلمہ کذاب سیدنا امیر المومنین حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے دور خلافت میں جہنم رسید ہوا۔ اسکے بعد جس مرد یا عورت نے بھی نبوت کا دعویٰ کیا واجب القتل ٹھہرا۔ مگر جب برصغیر پاک ہند میں 1887ء کو انگریزوں نے اپنے مفاد، جذبہ، جہاد کو ختم کرنے اور امت مسلمہ کے متفقہ عقیدہ ختم نبوت کی وحدت کو توڑنے کی غرض سے پنجاب کے ضلع گورداسپور سے مرزا غلام احمد قادیانی کو خرید کر اس کی طرز پر ذہن سازی کی، بالآخر اس نے جھوٹی نبوت کا اعلان کر دیا۔ اس وقت سے تا حال جماعت اہلحدیث کے مبلغین، شیوخ، علمائے کرام اس ملعون اور اس کے حواریوں کی تحریک کو ناکام بنانے کے لیے سرگرم عمل ہیں، ان نامور علمائے کرام کی مختصر حالات زندگی اور اس سلسلہ میں ان کی کاوشوں کا اجاگر کیا گیا۔ کتاب ہذا کے آغاز میں انتساب شیخ الحدیث محمد علی جانباز'' کے نام ہے اسے خرید کر اپنی لائبریری کی زینت اور نئی نسل کو علمائے کرام کی جدوجہد سے آشنا کروانا حقیقت کا تقاضا ہے۔

☆..........☆..........☆

ملک محمد جہانگیر کا انتقال پر ملال

پچھلے دنوں شہر ٹیکسلا کی معروف دینی و سماجی شخصیت ملک محمد جہانگیر مختصر علالت کے بعد انتقال کر گئے۔ اناللہ وانا الیہ راجعون۔

مرحوم مرکزی جمعیت اہلحدیث کے سرگرم کارکن تھے۔ صوم وصلوٰۃ کے پابند اور دینی و مسلکی امور میں پیش پیش تھے۔ مرکزی جامع مسجد ریلوے روڈ ٹیکسلا میں مغرب کی اذان باقاعدگی سے دیا کرتے تھے اور نوجوانوں کو نماز کے لیے ہمراہ لایا کرتے تھے۔ مرحوم کی نماز جنازہ سید طالب الرحمٰن شاہ نے پڑھائی۔ نماز جنازہ میں علماء، سیاسی و سماجی شخصیات و جماعتی احباب نے کثیر تعداد میں شرکت فرمائی، مرحوم نے اپنے پسماندگان میں ایک بیوہ، چار بیٹے اور تین بیٹیاں چھوڑی ہیں۔ اللہ تعالیٰ مرحوم کو جنت الفردوس میں جنت میں اعلیٰ مقام نصیب فرمائے اور پسماندگان کو اس صدمہ پر صبر جمیل کی توفیق بخشے۔ آمین [ادارہ]

جماعتی احباب توجہ فرمائیں

محمد ظفر عثمان ولد شاہ محمد اپنا ہم عقیدہ اہل حدیث بھائی ہے۔ سلفی انسان ہے اور نہایت مقروض ہے۔ البذا زکوٰۃ کا مستحق ہے۔ تمام احباب جماعت سے درخواست ہے کہ اس کے ساتھ بھرپور مالی تعاون کریں۔ اللہ تعالیٰ آپ کی حسنات قبول فرمائے۔ آمین

[مولانا حافظ زبیر احمد ظہیر]

سیلاب پر سیاست

پاکستان میں مون سون کی بارشوں اور سیلابی ریلوں نے ہرطرف زبردست تباہی مچارکھی ہے۔ اب تک مختلف وجوہات کی بنا پر ڈیڑھ ہزار کے قریب شہری اپنی جانوں سے ہاتھ دھو بیٹھے ہیں۔ وسیع پیمانے پر گھر اور دوسری عمارتیں گرنے سے نقصانات میں سنگینی آئی ہے۔ فصلیں تباہ اور کاروبار اجڑ گئے ہیں، سارے دریا بپھرے ہوئے ہیں۔ انسانی حقوق کی علمبردار یہ سب نام نہاد لبرل اور ترقی پسند جماعتیں سیاسی نمبر گیم میں اس طرح الجھی ہوئی ہیں کہ عوام کی دادرسی اور دل جوئی کے لیے ان کے پاس شاید وقت بھی نہیں ہے۔ ہمارا المیہ یہ نہیں ہے کہ ہم اپنے حالات اور ضروریات میں مطابقت کی کسی بھی صلاحیت کے عملی اظہار سے یکسر خالی نظر آتے ہیں۔ وسائل کی کمی نہیں، مواقع بھی ملتے ہیں کہ ہم بہتری کی جانب سفر کرسکیں، لیکن بوجوہ ہم ایسا کرنے کے اہل ہی نظر نہیں آتے۔ موجودہ سیلابی کیفیت بھی ہماری اس بڑی بنیادی کمزوری کی عکاسی بن رہی ہے۔ حکمرانوں کا حکمرانوں سے مناظرہ چل رہا ہے اور ان کے حواری اپنے رویوں سے یہ ظاہر کر رہے ہیں کہ وہ باقاعدہ مورچہ زن ہیں۔

خود ہمارے ملک کے صدر مملکت کو اس بات میں گہری دلچسپی ہے کہ ان کے فرزند بلاول بھٹو زرداری کی سیاسی زندگی کا شاندار افتتاح لندن سے ہو، اس میں شرکت کے لیے وہ سب کی مخالفت کے باوجود جارہے ہیں،۔ برطانیہ کے وزیراعظم ڈیوڈ کیمرون نے پاکستان پر اس چارج شیٹ کا اعلان کردیا ہے جس پر عمل درآمد سے شہروں اور گلی بازاروں میں نئی دہشت طاری ہوسکتی ہے۔ لیکن بیٹے کی رسم ادا کرنے والے قوم کے بے شمار پریشان اور تباہ حال لوگوں کی حالت زار کے لیے کچھ کرنے کے بھی قابل نہیں ہیں۔ اس صورت حال کا اثر نیچے بھی نظر آرہا ہے، وفاق میں پیپلزپارٹی ہے اور پنجاب میں مسلم لیگ "ن" کی حکمرانی ہے۔ تخت لاہور کی لڑائی میں ان دونوں اتحادیوں کو قطعی فکر نہیں کہ یہ وقت کیا ہے؟ قوم کس ابتلاء اور آزمائش سے گزر رہی ہے؟ انہیں فکر یہ ہے کہ ایک دوسرے کے خلاف پوائنٹ کس طرح سکور کیے جائیں، پیپلزپارٹی کی مہم پر مامور وفاقی وزراء کہہ رہے ہیں کہ تخت لاہور کے سارے وسائل لاہور پر صرف کر رہا ہے، لندن کی جائیدادیں بیچ کر پنجاب کے سیلاب زدگان کی مدد کیوں نہیں کرتا؟ کسی کے برطانیہ دوروں کا حساب رکھا جارہا ہے تو کسی کے برطانیہ جانے کا معاملہ زیر بحث ہے۔ "ق" لیگ کہہ رہی ہے کہ خادم اعلیٰ فوٹو سیشن کرارہے ہیں وسائل لاہور پر لگارہے ہیں۔ خادم اعلیٰ جواب دے رہے ہیں کہ "ق" لیگ کے ناقص کاموں کی وجہ سے تباہی کا حجم بڑھ گیا ہے۔ پل اور سڑکیں سیلابی ریلوں کا سامنا نہیں کرسکے، دوسری طرف حالت یہ ہے کہ پنجاب کی مارکیٹوں کو مسلم لیگ ن اور پیپلزپارٹی نے رضامندی اور اتفاق رائے سے باہم تقسیم کرلیا ہے گو ذاتی مفادات پر تو یکجہتی ہے، قومی اور عوامی کاموں پر خرچ بھی موجود نہیں۔ جن وفاقی وزیروں کا میاں برادران سے مطالبہ ہے کہ لندن سے جائیدادیں فروخت کرکے سرمایہ سیلاب زدگان پر خرچ کریں، وہ اتنی زحمت کیوں نہیں کرتے؟ کہ سوئٹزرلینڈ کے بینکوں میں پڑے رقوم کے کروڑوں ڈالر واپس کرادیں جن کے لیے وہ وکالت کی فیس اپنے لیڈر سے وصول کر رہے ہیں۔ لندن اور سوئس بینکوں سے اپنے سرمایے اور پاکستان سے منتقل کیے گئے اربوں ڈالرز ہی واپس لے آئیں۔ پنجاب بینک کے وہ کروڑوں روپے واپس کر دیں جو حارث سٹیل ملز کے فراڈ کیس کے دفاع کیلیے وصول کیے گئے تھے۔

ایک طرف یہ بیان بازی ہے دوسری طرف عالمی مالیاتی فنڈ کے کہنے پر بجلی کے نرخوں میں ہفتہ وار اضافہ جاری ہے۔ اب نیا فرمان آگیا ہے کہ اگست تک بجلی پر دی جانے والی سبسڈی ختم کردی جائے، حکومت کے بارے میں خبریں آرہی ہیں کہ وہ قرض کی نئی قسط کے لیے ستمبر میں بجلی 6 سے 7 فیصد مہنگی کردے گی۔ پٹرول کی جملہ مصنوعات کا معاملہ بھی یہی ہے۔ یہ اقدامات عوام کش ہی نہیں، ملک میں ترقی کی خواہش کو ختم کرنے اور قوت نمو چھین لینے اور مٹی میں موجود نمی کو تحلیل کرنے والے اقدامات ہیں۔ جینے کی امنگ ہی نہ رہی تو لوگ بجلی، پانی کا کیا کریں گے؟ اقدامات ہی کو لیں تو سیلابی فنڈ قائم کرکے ایک روایت کا احترام کرلیا گیا ہے، لاکھوں بے یار و مددگار لوگوں کو بچانے کا اہتمام کہیں نہیں ہے۔ اس کے بجائے وزیراعظم کو خوشی ہوئی ہے کہ بھٹو پھانسی کا معاملہ ری اوپن کیا جارہا ہے۔ قوم یہ سوال کرسکتی ہے کہ سقوط ڈھاکہ کا معاملہ ری اوپن کیوں نہیں ہوسکتا؟ حمود الرحمٰن کمیشن ری اوپن کیوں نہیں ہوسکتا؟ سوئس مقدمات ری اوپن کیوں نہیں ہوسکتے؟ میر مرتضیٰ بھٹو قتل کیس ری اوپن کیوں نہیں ہوسکتا؟

[بقیہ صفحہ نمبر:19]

روزہ کی فضیلت

جناب محمد عباس طور، تاندلیانوالہ

زہے ماہ رمضان و ایام او
کہ چوں صبح عید است ہر شام او

ماہ رمضان کی فضیلت کوئی لکھے تو کیا لکھے جب کہ ازروئے آیت کریمہ:"شهر رمضان الذی انزل فیه القرآن"
"یہ وہ ماہ رمضان ہے جس میں فرقان حمید جیسی کتاب نازل ہوئی۔"

روزہ کی انفرادی حیثیت:

پانچواں ارکان اسلام میں سے روزہ کے علاوہ دیگر ارکان ظاہری ہیں۔ جیسے نماز ہے تو وہ پوشیدہ نہیں رہ سکتی بلکہ 'وارکعوا مع الراکعین' کے تحت نماز پڑھنے والے کو دیگر سب لوگ دیکھتے ہیں۔ حج کی ادائیگی پر اسے سینکڑوں ہزاروں نہیں بلکہ لاکھوں کی تعداد میں لوگ طواف کرتے دیکھیں گے۔ رمی کرتے پائیں گے اور سعی بین الصفا والمروہ میں ساتھ ہوں گے اور زکوۃ ہے تو وہ بھی کم از کم لینے اور دینے والے دو افراد کے روبرو انجام پائے گی۔ زکوۃ دینے والا عمل ادائیگی زکوۃ کو پوشیدہ اور مخفی نہیں رکھ سکتا۔ مگر روزہ وہ منفرد عبادت ہے کہ اس کا ظاہر سے تعلق ٹوٹ جاتا ہے جبکہ بندہ اور اللہ تعالیٰ کا باہمی معاملہ رہ جاتا ہے مثلاً والدین اور بہن بھائیوں میں بیٹھ کر سحری کھائی جاتی ہے مگر جب روزہ دار روزہ کی شدت کو کم کرنے کے لیے نہانے کے وقت غسل خانے میں تنہا ہوتا ہے اور کوئی دیکھنے والا نہیں ہوتا، سخت پیاس لگی ہوتی ہے، ہونٹوں پر پپڑیاں جم رہی ہیں، گرمی کا موسم ہے، آفتاب کی شدت تمازت خون کھلا رہی ہے مگر کیا مجال ہے کہ ایک گھونٹ پیے، اس لیے کہ جس کے لیے روزہ رکھا ہے وہ رگ جان سے بھی زیادہ قریب ہے۔ اسی لیے ہی خدائے ذوالجلال نے اس عبادت کی انفرادی حیثیت کے پیش نظر اس کے ثواب کو بذات خود اپنے ذمے لیتے ہوئے ارشاد فرمایا"الصوم لی وانا اجزی به" کہ روزہ میرے لیے ہے اور اس کی جزا بھی میں خود ہی دوں گا۔ ایک روایت میں ہے"انا اجزی به" "کہ میں خود خدا اس روزہ کی جزا بن جاؤں گا"

روزہ ایک طویل اخلاقی تربیت: روزہ ارکان اسلام سے اخلاقیات کی تکمیل کے لیے سب سے طویل تربیت ہے۔ دیکھ لیجئے اقرار توحید و رسالت تو مسلمان کے لیے زندگی میں ایک ہی بار فرض ہے۔ نماز بھی چند منٹ میں ادا کی جاتی ہے، زکوۃ سال بھر میں ایک ہی مرتبہ وہ بھی اگر کوئی صاحب نصاب ہو، ورنہ فرض نہیں۔ اسی طرح حج اگرچہ کافی وقت لیتا ہے مگر پوری زندگی میں صرف ایک بار ہی فرض ہے جبکہ روزہ وہ عبادت ہے جو مسلمان سے ہر سال ایک مہینہ یعنی 360 گھنٹے وقت لیتا ہے۔ مگر انسان میں اوصاف عالیہ پیدا کر دیتا ہے جو در حقیقت بلندی اخلاق کا طرۂ امتیاز ہے۔

بحالت روزہ ترک کذب بیانی کا حکم دیا گیا ہے تا کہ ہر قسم کی بداخلاقی سے باز آ جائے۔

رمضان المبارک میں روزہ دار: سحری کھاتا ہے اور اذان ہونے پر بیک وقت سب نے کھانا پینا چھوڑ دینا ہے اور غروب آفتاب کے وقت سب کو ایک ہی وقت پر افطار کرنا ہے گویا کہ مہینہ بھر سے روزہ انسانی زندگی میں اجتماعیت اور اتحاد کی وہ روح پھونک دیتا ہے جو مسلمان قوم کا طرۂ امتیاز ہے اور مطلوب و مقصود مومن ہے۔

روزہ دار کے لیے جنت کا خاص دروازہ: روزہ جس قدر اہم عبادت ہے اس کی جزا بھی بہت بڑی ہے۔"الصوم جنة" کہ یہ بندہ انسان کے درمیان اور مکار دشمن شیطان کی یلغار سے محفوظ رہنے کیلیے ڈھال کا کام دے گا جبکہ آخرت میں جنت کے خاص دروازہ"باب الریان" سے داخلہ ہوگا۔ اہل ایمان کو کمر ہمت باندھ کر اور نہایت چست و ہوشیار ہو کر رمضان المبارک کی بھلائیوں اور فیوض و برکات سے مستفید ہونا چاہیے۔ جو اہل ایمان رمضان المبارک میں دن کو روزہ رکھتے ہیں اور رات عبادت و نوافل میں گزارتے ہیں جب یہ ماہ ختم ہوگا تو وہ گناہوں سے اس طرح پاک وصاف ہوں گے جیسے ابھی اس دنیا میں آنکھ کھولی ہے۔ ☆☆☆

[بقیہ: سیلاب پر سیاست]

سیلابی صورتحال سے بروقت قوم کو خبردار کرنے اور پیشگی اقدامات کرنے کی ذمہ داری کسی کی تھی؟ یہ جو معاملہ تو ابھی چل رہا ہے، اسے توری اوپن کرنے کی بھی ضرورت نہیں ہے۔ کیا الزامی سیاست کے پس پردہ محرکات کو کھلے عام بیان کیا جا سکتا ہے کیا یہ بتایا جا سکتا ہے کہ وفاق اور پنجاب میں تازہ سرد جنگ کا پس منظر کیا ہے؟ اور اس کا نتیجہ کیا نکلنے والا ہے؟ کیا بتایا جا سکتا ہے کہ پتھر اور کوئلے اور سینڈک کے تانبے کا نوحہ کون لکھے گا سٹیل مل کی تباہی کی کہانی کہاں سے شروع ہوئی اور کہاں پر ختم ہوگی؟ ریلوے ٹرین کی سہولت ختم کرنے والوں کے حقیقی عزائم کیا ہیں؟ عوام کو سزا دینے کا نظریہ کب ختم اور اس کے پس پردہ محرکات کب سامنے آئیں گے؟

یہ ساری صورتحال محض افسوسناک نہیں بلکہ المناک اور دردناک ہے۔ جب حکومت کے بارے میں یہ تاثر باقاعدہ رائے بن جائے کہ یہ لوگ سمیٹ رہے ہیں۔ کسی جلدی میں ہیں، پانچ سال میں پچاس سال کی کمائی کرنے آئیں ہیں تو ترقی اور خوشحالی کی باتیں بے معنی ہو جاتی ہیں۔ قوم کی امید توڑنے والوں کو آئین توڑنے سے زیادہ بڑی سزا دینی چاہیے۔ قوم کے بحرانوں پر سیاست کرنے والوں کو ان بحرانوں کا ذمہ دار قرار دینا اور ان سے بھرپور جواب طلب کرنا ضروری ہو گیا ہے۔ اگر قوم نے خود ان کا احتساب نہ کیا تو یہ رہی سہی زندگی بھی اس سے چھین لیں گے۔ انکی سیاست جاری ہے، جاری رہے گی، سیلابی ریلہ گزر رہا ہے، گزر جائے گا، لوگوں کا سب کچھ بہا لے جائے گا۔ لیکن سیاست کے ایوانوں میں سیلاب کبھی نہیں آئے گا۔ [بشکریہ: ہفت روزہ ایشیا لاہور]

WEEKLY LAHORE
TANZEEM AHL-E-HADITH
(042) 5854010
6581025 (042) تنظیم اہلحدیث
C.P.L - 104

سلف صالحین کے طریق کار کا علمبردار

☆ خوشخبری ☆
جامعہ اہلحدیث لاہور کا
سعودی جامعات سے الحاق

جامعہ اہلحدیث لاہور

تعارف

جامعہ اہلحدیث چوک دالگراں لاہور الحمد اللہ اپنے تعلیمی معیار اور قابل اساتذہ کے لحاظ سے انفرادی حیثیت کا حامل ہے۔ جس میں 28 قابل اور محنتی اساتذہ تعلیمی فرائض سرانجام دینے پر مامور ہیں۔

قائم کردہ

حضرت العلام حافظ عبداللہ محدث روپڑی"، خطیب پاکستان حافظ محمد اسماعیل روپڑی" و رئیس المناظرین حضرت مولانا حافظ عبدالقادر روپڑی"

تاسیس اول: 1914ء شہر روپڑ ضلع انبالہ   تجدید تاسیس: 1949ء لاہور

شعبہ جات

جامعہ ہذا نو شعبوں پر مشتمل ہے۔ 1۔ تحفیظ القرآن الکریم، 2۔ درس نظامی، 3۔ وفاق المدارس السلفیہ، 4۔ دارالافتاء، 5۔ تصنیف والتالیف 6۔ فن مناظرہ، 7۔ دعوت والارشاد، 8۔ کمپیوٹر لیب، 9۔ طب اور اسکے ساتھ ساتھ ایف اے تک عصری تعلیم کا معقول بندوبست۔

سعودی جامعات میں داخلے

جامعہ اہلحدیث سے کے طلباء کے لیے سعودی جامعات میں حصول تعلیم کے مواقع۔

وظائف

ہر ماہ طلباء کے لیے معقول وظائف

سالانہ اخراجات

جامعہ کا سالانہ خرچہ جس میں طلبہ کے قیام و طعام، ادویات، صابون، اساتذہ کرام و ملازمین کی تنخواہوں سمیت تقریباً 58 لاکھ 43 ہزار دو سو بیاسی روپے سے تجاوز کر چکا ہے جو اللہ کے فضل و کرم اور احباب کے تعاون سے پورا ہوتا ہے۔

تعمیری منصوبہ

اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم اور آپ احباب کے تعاون سے بیسمنٹ گراؤنڈ فلور اور فرسٹ فلور پر تدریسی و رہائشی بلاک، کچن اور ڈائننگ ہال تکمیل کے آخری مراحل میں ہے۔ جبکہ مزید دو فلور کی اشد ضرورت ہے جس کا تخمینہ تقریباً 80 لاکھ ہے۔

اپیل: یہ تمام کام اللہ کے فضل و کرم اور احباب کے تعاون سے جاری ہیں اسلئے مخیر حضرات بڑھ چڑھ کر تعاون کا سلسلہ جاری رکھیں۔

☆ ☆ ☆

ترسیل زر کا پتہ
اکاؤنٹ نمبر 7066 یونائیٹڈ بنک لمیٹڈ برانڈرتھ روڈ لاہور پاکستان

منجانب: حافظ عبدالغفار روپڑی ناظم اعلیٰ جامعہ اہلحدیث چوک دالگراں لاہور دفتر نمبر: 0423-7656730 موبائل: 0300-9476230